



# 3

## زری پالیسی اور مہنگائی

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں اوسط قومی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کم ہو کر 5.2 فیصد رہ گئی جو گذشتہ سال کے اسی عرصے میں 7.2 فیصد تھی، جبکہ سال بسال مہنگائی 5.0 تا 7.0 فیصد کے ہدف کی حد میں مستحکم رہی۔ محتاط زری اور مالیاتی پالیسی کے تسلسل نے ملکی طلب کو قابو میں رکھا، اس بہتری کی بنیاد اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی، مستحکم شرح مبادلہ اور بجلی کی قیمتوں میں سازگار ردوبدل کی مرہون منت ہے۔ توانائی کی مہنگائی تاریخی سطح تک نیچے آگئی، جبکہ قوزی مہنگائی میں بھی کمی آئی، گوکہ یہ بلند سطح پر برقرار ہے۔ اس سے قطع نظر، سیلاب سے مہنگائی کے منظر نامے کو لاحق خطرات، اجناس کی عالمی قیمتوں میں غیر یقینی اور قوزی مہنگائی برقرار رہنے کی وجہ سے زری پالیسی کمیٹی نے دسمبر 2025ء کے علاوہ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران پالیسی ریٹ میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ مالکاری کی پست لاگت اور معاشی سرگرمیوں میں بتدریج بحالی کے امتزاج سے نجی شعبے کے قرضوں میں بھی اضافہ ہوا۔ اس کے ہمراہ، جدولی بینکوں سے حکومت کے بلند میزانی قرضوں، اجناسی سرگرمیوں کی مالکاری میں اضافہ اور سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کو قرضوں کی فراہمی کے باعث بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں میں اضافہ ہوا۔ اس کے علاوہ، مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں میں مسلسل توسیع زری رسد میں اضافے کا باعث بنی۔

Monetary Policy and Inflation  
(percent)





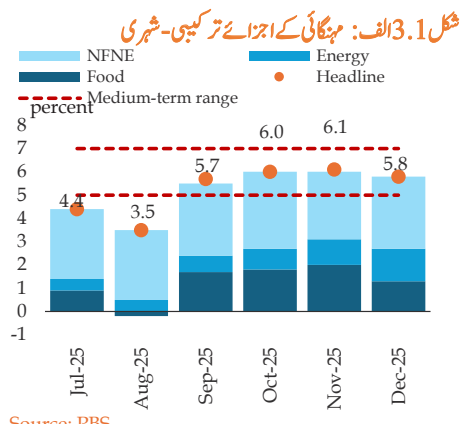
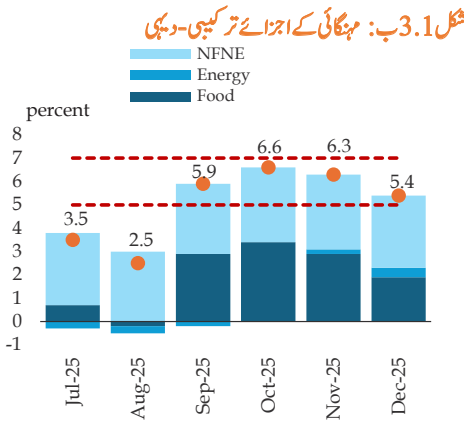
اشاریہ قیمت 5.0 تا 7.0 فیصد کے اندر رہنے کی پیش گوئی کی، جس میں چند مہینوں میں کچھ عارضی انحراف متوقع رہا۔ تاہم، یہ تخمینہ مختلف خطرات سے مشروط تھا۔ خاص طور پر، توانائی کی قیمتوں میں غیر متوقع رد و بدل سے پیدا ہونے والی غیر یقینی صورت حال، سیلاب کی وجہ سے رسدی دھچکوں کے مہنگائی پر اثرات، اجناس کی عالمی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ، ابھرتی ہوئی عالمی تجارتی حرکیات، اور گندم کی رسدی صورت حال کے باعث مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے بیشتر حصے میں مہنگائی کا منظر نامہ خطرات سے دوچار رہا۔

معاشی سرگرمیوں میں بتدریج اضافے اور زراعت میں متوقع بحالی کی بنیاد پر اور محدود سیلابی رکاوٹوں کے مفروضے پر، زری پالیسی کمیٹی نے مالی سال 26ء میں حقیقی جی ڈی پی کی شرح نمو 3.25 سے 4.25 فیصد کی حد میں رہنے کی توقع ظاہر کی، جو مالی سال 25ء میں 3.1 فیصد تھی۔<sup>1</sup> اقتصادی سرگرمیوں میں توسیع سے درآمدات میں اسی طور اضافہ متوقع تھا۔ تاہم، سست عالمی طلب اور برآمدی قیمتوں کے پست منظر نامے کے باعث برآمدات تخفیف کا امکان تھا، جس کی وجہ سے مالی سال 26ء کے دوران تجارتی خسارے میں اضافہ ہوا۔ اس کے باوجود، کارکنوں کی تریلا زر کے

## 3.1 پالیسی کا جائزہ

زری پالیسی کمیٹی نے مہنگائی کے قریبی مدت کے منظر نامے کے گرد و طویل غیر یقینی صورت حال کے باعث ایک محتاط موقف اپنایا اور مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران اپنے تمام اجلاسوں میں پالیسی ریٹ میں کوئی تبدیلی نہیں کی، ماسوائے دسمبر 2025ء کے جب کمیٹی نے پالیسی ریٹ کو 50 بیس پوائنٹس کم کیا۔ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران اوسط قومی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (این سی پی آئی) کم ہو کر 5.2 فیصد رہ گئی، جو وسط مدتی ہدف کی چٹائی 5.0 تا 7.0 فیصد کے قریب ہے۔ سال بہ سال کی بنیاد پر، مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے پہلے دو مہینوں کے دوران مہنگائی ہدف کی چٹائی حد سے نیچے رہی، جو بعد میں ہدف کی حد میں مستحکم ہو گئی (شکل 3.1 الف اور 3.1 ب)۔ مہنگائی میں اعتدال محتاطیہ زری موقف، مسلسل مالیاتی سیکھائی، مستحکم شرح مبادلہ، اور ایشیا کی عالمی قیمتوں میں کمی کے اثرات کا مظہر ہے۔

ان رجحانات کا حساب کتاب کرتے ہوئے، زری پالیسی کمیٹی نے اپنے جولائی 2025ء کے اجلاس میں مالی سال 26ء میں اوسط قومی مہنگائی بلحاظ صارف



Source: PBS

<sup>1</sup> جولائی 2025ء میں زری پالیسی کمیٹی اجلاس کے وقت، مالی سال 25ء میں حقیقی جی ڈی پی نمو کا عارضی تخمینہ 2.7 فیصد تھا۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26

جدول 3.1: زرری مجموعے

اسٹاک اور اسٹاک میں تبدیلی ارب روپے میں؛ نمونہ صد میں

عمو (سال بسال)	اسٹاک میں تبدیلی		اسٹاک کی اعلیٰ مدت		زرری مجموعے
	دسمبر-2024ء	دسمبر-2025ء	شش ماہ 1 م 26	شش ماہ 1 م 25	
18.8	10.2	1,795.9	-267.4	42,302.2	35,614.4
		389.4	667.3	854.2	-470.6
14.9	7.7	1,406.5	-934.7	41,448.0	36,085.0
22.6	13.1	-347.0	-2,215.4	33,731.4	27,508.6
-35.3	4.1	-1,480.6	-888.5	2,355.6	3,639.2
31.4	14.6	1,133.6	-1,326.8	31,375.7	23,869.4
-6.6	-7.5	19.5	-216.1	1,086.1	1,162.2
0.9	22.8	992.3	1,978.9	10,941.0	10,845.7
-2.9	1.4	96.6	75.9	2,201.0	2,267.4
		763.2	-2,101.6	-7,326.3	-7,704.0
19.3	7.9	238.1	-37.2	10,872.6	9,115.9
22.8	10.5	2042.3	-358.8	36,632.7	29,822.9
16.1	9.1	477.3	-33.9	13,447.9	11,579.0

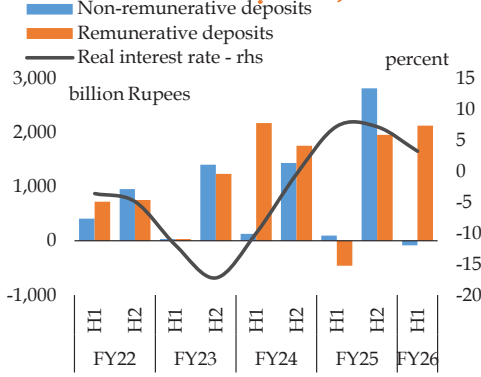
ماخذ: اسٹیٹ بینک

مزید برآں، مالی سال 26ء کی پہلی سہ ماہی میں بلند تعدد کے اظہار (high-frequency indicators) بشمول گاڑیوں کی فروخت، کھاد کی خریداری، نجی شعبے کا قرضہ، نیم تیار ایشیا اور مشینری کی درآمدات، اور پرچیزنگ مینجیر ز انڈیکس<sup>2</sup> نے اقتصادی سرگرمیوں میں مضبوط توسیع کی نشاندہی کی۔ مالی سال 25ء کی پہلی سہ ماہی میں ان رجحانات کے مطابق بڑے پیمانے کی ایشیا سازی میں بھی قابل ذکر اضافہ دیکھا گیا، جو پچھلے سال کی اسی مدت میں سکڑاؤ کا شکار تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ، پاکستان نے آئی ایم ایف کے ساتھ توسیعی فنڈ سہولت (ای ایف ایف) اور مضبوطی

موافق منظر نامے کے طفیل، زرری پالیسی کمیٹی نے مالی سال 26ء میں جاری کھاتے کا خسارہ جی ڈی پی کے 1.0۳0 فیصد کی حد میں رہنے کی پیش گوئی کی۔ حسب توقع جولائی اور اگست میں کم رہنے کے بعد، ستمبر 2025ء میں مہنگائی بڑھ کر 5.8 فیصد تک جا پہنچی۔ سیلاب کی وجہ سے تلف پذیر اور غیر تلف پذیر دونوں اقسام کی ایشیائے خورد و نوش کی قیمتوں میں اضافے کے ساتھ ساتھ، یہ امر توانائی کی قیمتوں میں اضافے اور توزی مہنگائی کی برقراریت کے اثرات کو بھی ظاہر کرتا ہے۔

<sup>2</sup> پرچیزنگ مینجیر ز انڈیکس مالی سال 25ء کی پہلی سہ ماہی میں 50.25 کی نسبت مالی سال 26ء کی پہلی سہ ماہی میں 56.81 تک پہنچ گیا۔

### شکل 3.3: حقیقی شرح سود اور ڈپازٹس



Source: SBP

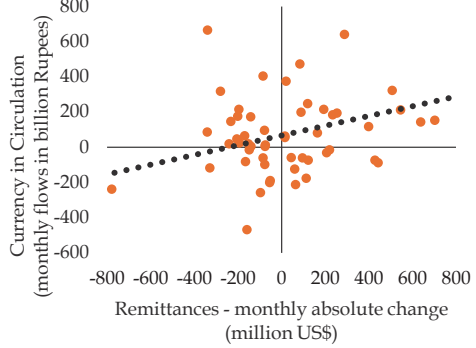
غذا، توانائی، اور توحزی مہنگائی سابقہ توقعات کے مطابق تھی۔ زری پالیسی کمیٹی نے نوٹ کیا کہ حقیقی پالیسی ریٹ، وسط مدتی ہدف کی حد میں، مہنگائی کو مستحکم کرنے کے لیے کافی حد تک مثبت رہا۔

آگے چل کر، کمیٹی کو توقع ہے کہ مالی سال 26ء کے آخر اور مالی سال 27ء میں مہنگائی ہدف کی حد سے بڑھ جائے گی۔ کمزید برآں، مالی حالات میں زری اور کاروباری ماحول میں مجموعی بہتری نے مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران اقتصادی سرگرمیوں کی توسیع میں مدد کی۔ زری پالیسی کمیٹی نے مستقل بنیادوں پر بلند معاشی نمو کی سمت حاصل کرنے کے لیے ضروری ساختی اصلاحات شروع کرنے اور زری اور مالیاتی پالیسیوں کے مابین مسلسل ہم آہنگی کی ضرورت پر بھی زور دیا۔

### 3.2 زری مجموعے

دسمبر 2025ء کے آخر میں زری وسیع (ایم ٹی) کی نمو 18.8 فیصد (سال بسال) تک پہنچ گئی، جو پچھلے سال کی اسی مدت میں 10.2 فیصد تھی (جدول 3.1)۔ کمزید برآں، خالص غیر ملکی اثاثوں میں اضافے کی وجہ سے ایم ٹی کی

### شکل 3.2: تریسات زراور زیر گردش کرنسی



Note: Data covers the period Jul 2006 to Dec 2025.

Source: SBP

اور پائیداری سہولت (آر ایس ایف) کے جائزوں پر اسٹاف سطح کا معاہدہ کیا، جو بیرونی کھاتے پر مثبت طور پر منعکس ہے۔

ان پیش رفتوں کی بنیاد پر زری پالیسی کمیٹی نے اپنے اکتوبر 2025ء کے اجلاس میں نمو کے منظر نامے کو مزید مضبوط پایا اور مالی سال 26ء کے لیے یہ جائزہ پیش کیا کہ حقیقی جی ڈی پی نمو کا ہدف پہلے متعین کردہ 3.25 تا 4.25 فیصد کی اوپری حد کے قریب رہے گا۔ کمزید برآں، جون 2024ء اور مئی 2025ء کے درمیان پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 1,100 بیسز پوائنٹس کی کمی کے اثرات، مہنگائی کے منظر نامے کے ارد گرد کی غیر یقینی صورت حال، اور مارکیٹ میں خرابی سے ملکی رسد پر پڑنے والے ممکنہ دباؤ کو مد نظر رکھتے ہوئے، زری پالیسی کمیٹی نے جولائی، ستمبر اور اکتوبر میں ہونے والے اجلاسوں میں پالیسی ریٹ برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا۔

کمیٹی نے اپنے دسمبر 2025ء کے اجلاس میں پالیسی ریٹ میں 50 بیسز پوائنٹس کی کمی کی۔ اس فیصلے کو مہنگائی میں نرم رجحانات کی حمایت حاصل تھی، کیونکہ قومی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت ہدف کی حد میں تھی اور

<sup>3</sup> مشرق وسطیٰ میں جاری جنگ کے باعث مہنگائی کے منظر نامے پر اضافے کے بڑے خطرات پیدا ہوئے۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26ء

جدول 3.2: مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں بنیادی کا خلاصہ

ارب روپے؛ تناسب

تعمیرت نامہ	تعمیرت نامہ	پیشکش نامہ	تعمیرت (عمیرت کا خالص)	تعمیرت	تعمیرت	تعمیرت
تعمیرت نامہ						
			-915.6			22 دن
1.0	0.8	6.7	-22.1	1,571.8	1,300.0	مہینہ-1
1.4	1.0	1.5	928.0	3,279.6	2,300.0	ماہ-3
1.1	2.5	1.2	48.5	913.5	2,150.0	ماہ-6
1.0*	0.7	2.9	-117.6	3,560.6	2,475.0	ماہ-12
<b>1.0</b>	<b>0.9</b>	<b>2.7</b>	<b>-78.8</b>	<b>9,325.4</b>	<b>8,225.0</b>	<b>مجموعہ</b>
پاکستان اٹومبیل سٹیمٹ نامہ						
مہینہ شرح						
-	-	2.7	308.8	308.8	525	2 سالہ
0.6	0.7	3.6	-245.1	339.8	400	3 سالہ
1.0	0.7	3.1	-24.6	627.0	475	5 سالہ
-	-	4.1	1,023.0	1,023.0	550	10 سالہ
-	-	13.0	1,081.3	1,081.3	300	15 سالہ
<b>2.7</b>	<b>1.8</b>	<b>4.7</b>	<b>2,143.4</b>	<b>3,379.9</b>	<b>2,250</b>	<b>مجموعہ</b>
فلوئنگ ریٹ						
ششماہی						
-	-	4.7	1,556.7	1,556.7	1,850	10 سالہ
<b>1.4</b>	<b>1.6</b>	<b>4.7</b>	<b>3,276.8</b>	<b>1,556.7</b>	<b>1,850</b>	<b>مجموعہ</b>

\*نگ بجگ ایک اعشاریہ؛ اصل مالیت 0.96 ہے؛

ماخذ: اسٹیٹ بینک

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں غیر سرکاری شعبے کو قرضے میں مسلسل اضافے کے ہمراہ جدولی بینکوں سے حکومتی قرضوں کا بڑھنا بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں میں توسیع کا باعث بنا۔ مزید برآں، اجناسی سرگرمیوں کی

ساخت میں کچھ تبدیلی آئی، جبکہ بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں میں گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران دوگنا اضافہ ہو گیا۔

## بینک دولت پاکستان

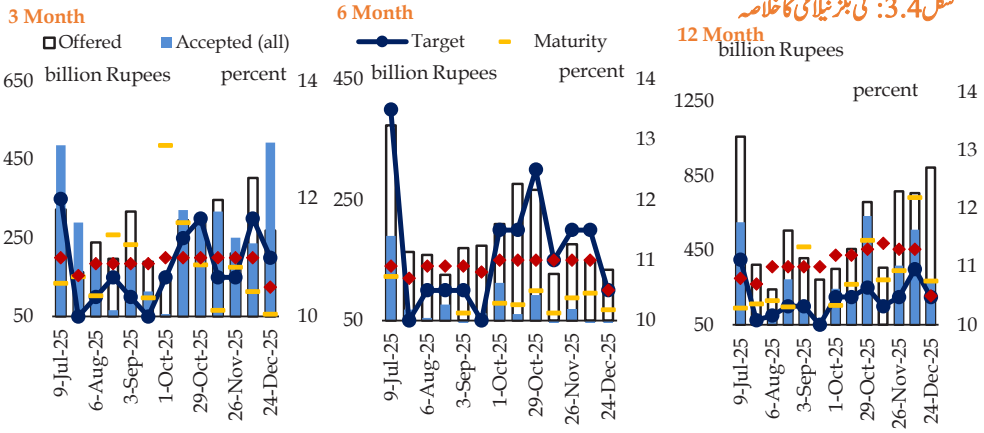
سے پہلے، جولائی 2025ء میں، حکومت نے نان فاکٹرز کے لیے کیش نکالنے پر دو ہولڈنگ ٹیکس 0.6 فیصد سے بڑھا کر 0.8 فیصد کر دیا، جس سے رسمی بینکاری چینلز کے ذریعے لین دین کی حوصلہ شکنی ہو سکتی ہے۔<sup>5,4</sup> دوسرا، کارکنوں کی تزییلات زری میں نمایاں اضافہ بھی، خاص طور پر مالی سال 26ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران، زیر گردش کرنسی میں اضافے پر منتج ہوا (شکل 3.2)۔ آخر میں، ملکی اقتصادی سرگرمیوں کی بڑھتی ہوئی رفتار نے پیسے کی لین دین کی طلب کو تقویت بخشی اور یوں زیر گردش کرنسی کی طلب بھی بڑھی۔<sup>6</sup>

مالکاری اور سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کے لیے قرضے بھی مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑھ گئے۔

دوسری طرف، عالمی قیمتوں میں بلندی کے ساتھ ساتھ بیرونی ذرائع سے رقوم کی بڑی آمد اور سونے کی ہولڈنگز پر قدر بہائی کے فائدے اسٹیٹ بینک کے خالص غیر ملکی اثاثوں میں اضافے کا باعث بنے۔ تاہم، جدولی بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں سگڑانے بینکاری نظام کے مجموعی خالص بیرونی اثاثوں کی نمو کو محدود کر دیا۔

دریں اثناء، مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران بینک ڈپازٹس میں بھی 2,042 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 359 ارب روپے واپس نکلوائے گئے تھے۔ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران ڈپازٹس میں خاطر خواہ اضافے کو ایک بڑی حد تک مثبت حقیقی شرح

واجبات کے حوالے سے، مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران زیر گردش کرنسی میں معمولی سگڑاؤ آیا جبکہ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی (جدول 3.1) کے دوران اس میں 238 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ زیر گردش کرنسی میں اضافہ کم از کم تین عوامل کے اثر کو ظاہر کرتا ہے۔ سب



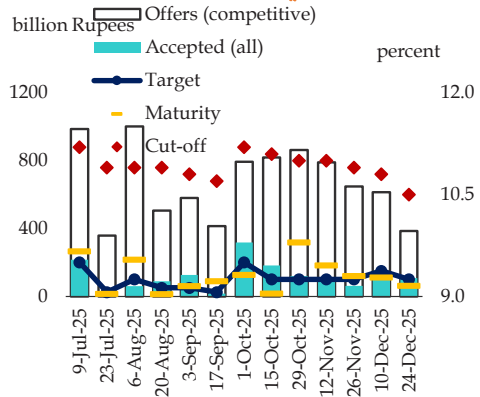
<sup>4</sup>ماخذ: فنانس ایکٹ (2025ء)۔ وزارت خزانہ۔

<sup>5</sup> اسٹیٹ بینک (2017ء) نے دو ہولڈنگ ٹیکس اور زیر گردش کرنسی کے درمیان مثبت تعلق پایا۔ اسٹیٹ بینک (2017ء)۔ خصوصی سیکشن: نقد رقم نکالنے اور بینکاری لین دین پر دو ہولڈنگ ٹیکس کے اثرات کا تجزیہ۔ پاکستانی معیشت کی کیفیت پر سالانہ رپورٹ 2016-17ء۔ اسٹیٹ بینک۔

<sup>6</sup> لٹریچر کے مطابق، تزییلات زری پاکستان میں زیر گردش کرنسی پر اثر انداز ہونے والے ایک اہم عنصر کے طور پر سامنے آئی ہیں، کیونکہ اس کا آمدنی پر مثبت اثر پڑتا ہے اور اس لیے کرنسی کے لین دین کی طلب پر بھی اثر پڑتا ہے۔ اعجاز دوگی (2019ء)۔ پاکستان میں کرنسی کی بڑھتی ہوئی طلب کا معرہ۔ اسٹیٹ بینک کے اسٹاف نوٹ 20/1۔ اسٹیٹ بینک۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26ء

شکل 3.5: ٹی بیلز نیلامی کا ایک ماہ کا خلاصہ



لمینڈ (این پی پی ایم سی ایل) اور پاک-عرب ریفاہنری لمینڈ (پارکو) پر مشتمل تھا، جس کا بنیادی مقصد جاری سرمائے کی ضروریات پوری کرنا تھا۔

گردشی قرضے کی متعلقہ وصولیوں کے سبب این پی پی ایم سی ایل کو زیادہ قرضے کی ضرورت تھی، 7 جبکہ مالی سال 26ء کی پہلی سہ ماہی میں پارکو کی قرض لینے کی ضروریات کی بڑی وجہ منافع منقسمہ کی ادائیگی تھی، جس سے سیالیت کی کمی ہو گئی تھی۔<sup>8</sup>

### اجناسی سرگرمیوں کی مالکاری

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران اجناسی سرگرمیوں کی مالکاری میں 19.5 ارب روپے کا خالص اضافہ درج ہوا، جبکہ پچھلے سال اسی عرصے میں 216 ارب روپے کی خالص واپسی ہوئی تھی (جدول 3.1)۔ یہ اضافہ بنیادی طور پر ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان (ٹی سی پی) کی جانب سے چینی کی درآمدات کے لیے ملکی قیتوں کو مستحکم کرنے کے لیے قرض لینے کی عکاسی کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ، پاکستان ایگریکلچرل اسٹوریج اینڈ سروسز کارپوریشن لمینڈ (پاسکو) نے گوداموں میں موجود اجناس کے اسٹاکس کو رکھنے کے لاگتی اخراجات کے لیے قرض لیا۔

### میزانی قرض گیری

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں حکومت کی جانب سے بینکاری نظام سے میزانی قرض گیری (budgetary borrowing) کی خالص واپسی 347 ارب روپے رہی جو پچھلے سال کے اسی عرصے میں 2,215 ارب روپے تھی (جدول 3.1)۔ اگرچہ حکومت نے اسٹیٹ بینک کو واجب الادا قرضوں کی واپسی بدستور جاری رکھی، لیکن اس نے مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں جدولی بینکوں سے قرضے لینے میں اضافہ کیا۔

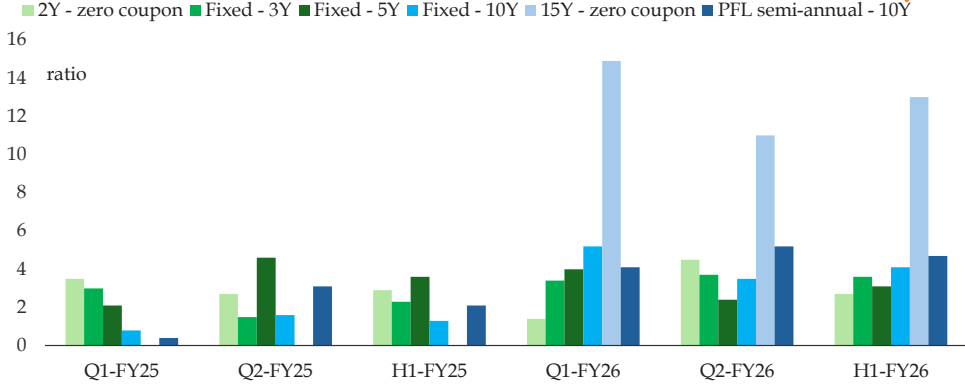
سود (شکل 3.3) سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ یہ امر غیر منافع بخش ڈپازٹس میں معمولی کمی سے بھی ظاہر ہوتا ہے، کیونکہ ڈپازٹرز نے بے نفع جاری کھاتوں سے رقم کو منافع بخش ڈپازٹس اور ایکویٹی مارکیٹ میں منتقل کر دیا۔ مزید یہ کہ ڈپازٹس میں اضافے کا ایک حصہ موسمی رجحان کی بھی عکاسی کرتا ہے۔ اس کے برعکس، مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران، بینکوں نے قرض تا ڈپازٹ تناسب (اے ڈی آر) کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے مخصوص رقم سے زیادہ ڈپازٹس پر سروس چارجز متعارف کرائے تھے، جس سے ڈپازٹس کو مجتمع کرنے کی حوصلہ شکنی ہوئی۔

### سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کے قرضے

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں (پی ایس ایز) کے لیے قرضوں میں 97 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جو پچھلے سال کی اسی مدت کے دوران 76 ارب روپے تھا (جدول 3.1)۔ اضافے کا بڑا حصہ چند بڑے اداروں، یعنی نیشنل پاور پارکس میٹمنٹ کمپنی

<sup>7</sup> این پی پی ایم سی ایل (2025ء) کارپوریٹ انٹرنیٹ کا احوال۔ نیشنل پاور پارکس میٹمنٹ کمپنی لمینڈ۔

<sup>8</sup> بیکر (2025ء) پاک-عرب ریفاہنری لمینڈ کریڈٹ ریٹنگ رپورٹ، پاکستان کریڈٹ ریٹنگ ایجنسی لمینڈ۔



Source: SBP

مارکیٹ نے اپنے جزدان کی مدت بڑھانے کی جانب پیش قدمی کی (شکل 3.5)۔

پی آئی بی نیلامیوں میں بھی مارکیٹ کی مضبوط شرکت دیکھی گئی، حالانکہ سودی شرحوں کے حوالے سے مارکیٹ کی توقعات بدل رہی تھیں (شکل 3.6)۔<sup>10</sup> اسی موقع پر، حکومت نے جان بوجھ کر پی ایف ایلیز جاری کرنے سے احتراز کیا اور صرف 10 سالہ بانڈز کے لیے اہداف مقرر کیے، جس میں بہر حال موصولہ پیشکشیں ہدف سے چارگنا زیادہ تھیں۔ رواں شرح قرض کو مزید محدود کرنے کے لیے، حکومت نے نومبر میں 5 سالہ اور 10 سالہ ششماہی کوپن کی واپس خریداری کے لیے نیلامی کی، جس میں کل 122.1 ارب روپے کے کوپن خریدے گئے۔

حکومت نے کم شرح سود کے ماحول میں قرضوں کو پست شرح پر رکھنے کے لیے اور نوبت بندی کے خطرات کم کرنے کی خاطر معین شرح پی آئی بیز پر

حکومت نے شرح سود میں کمی اور خاکہ عرصیت کو بڑھانے کی حکمت عملی سے فائدہ اٹھانے کے لیے، (جدول 3.2) ٹریڈری بلز (ٹی بلز) کے لیے عرصیت سے کم یا قریب نیلامی کے اہداف مقرر کیے، جس کے نتیجے میں اس زمرے میں خالص واپسی ہوئی (شکل 3.4)۔<sup>9</sup> اسی موقع پر، حکومت نے پی آئی بیز کے لیے زیادہ اہداف مقرر کیے۔ حکومت نے سود کی شرح کے خطرے کو کم کرنے کے مقصد کے تحت زیادہ تر فنڈنگ معین شرح پاکستان سرمایہ کاری بانڈز (پی آئی بیز) کے ذریعے حاصل کی اس کے بعد رواں شرح پی آئی بیز (پی ایف ایلیز) ششماہی کوپن کی باری آئی۔

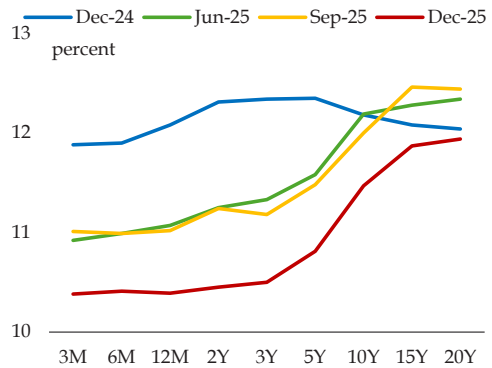
ٹی بلز میں، 12 ماہ کے بل کے لیے مارکیٹ کی طلب مضبوط رہی، جو سودی شرحوں میں مزید نرمی کی توقع کے تحت طویل مدتی آلات کی ترجیح کی نشاندہی کرتی ہے۔ مالی سال 26ء کی دوسری سہ ماہی میں، جب حکومتی قرض گیری کی ضروریات میں اضافہ ہوا، تو مارکیٹ نے 12 ماہ کے تمسکات کی پیشکشوں میں اضافہ کیا (شکل 3.4)۔ دوسری طرف، مالی سال 26ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران ایک ماہ کے ٹی بل کی پیشکشیں کم ہوئیں کیونکہ

<sup>9</sup> ماخذ: وزارت خزانہ، وسط مدتی قرض مینجمنٹ اسٹریٹجی مالی سال 26-28ء۔

<sup>10</sup> سودی شرحوں کے مستقبل کی راہ کے بارے میں مارکیٹ کی توقعات مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں مختلف رہیں، جو زیادہ تر مہنگائی کے رجحانات سے متاثر تھیں۔ ستمبر اور اکتوبر میں تھوڑی زیادہ مہنگائی نے ممکنہ پالیسی ریٹ میں اضافے کی توقعات کو جنم دیا، جبکہ دسمبر 2025ء میں مہنگائی میں کمی نے شرح سود میں کمی کی توقعات کو تقویت دی۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26ء

شکل 3.7: 3 ماہی مدتی پالیسی



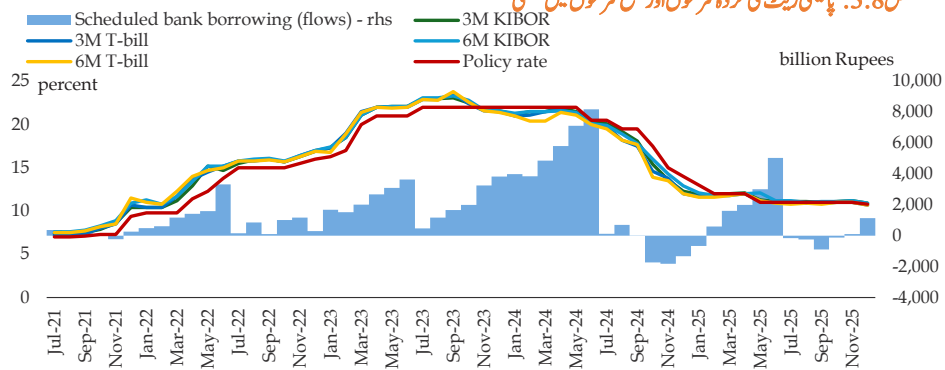
Source: SBP

معاشی نمو اور منیجمنٹ کی سمت کی توقعات حوالے سے رجائیت پسندی کی عکاسی کرتے ہوئے مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران ثانوی مارکیٹ کی خطی یافت کا جھکاؤ مثبت رہا۔<sup>11</sup> مختصر مدت والے تمسکات کی یافت میں مسلسل کمی آئی، جس نے پالیسی ریٹ میں کمی کے ہمراہ دسمبر 2025ء میں یافت کے مختصر حصے کو افقی کر دیا (شکل 3.7)۔<sup>12</sup> اسے مارکیٹ کی طویل مدتی تمسکات (5 سالہ، 10 سالہ، 15 سالہ) میں نمایاں دلچسپی سے منسوب کیا جاسکتا ہے، جس کے باعث مارکیٹ کے ان تمسکات کی ثانوی یافت بلند رہی جبکہ قلیل مدتی یافتیں معتدل ہوئیں۔

مجموعی طور پر، جاری مالیاتی یکجائی کی کوششوں نے پالیسی ریٹ میں تبدیلی کو قلیل مدتی شرحوں میں آسانی منتقل کرنے میں مدد دی ہے۔ ستمبر 2021ء میں مالیاتی سختی کے شروع ہونے والے مرحلے کے دوران، ماکاری کی ملکی ضروریات میں اضافے اور منیجمنٹ کی بلند توقعات نے قطع شرحوں کو پالیسی ریٹ سے اوپر دھکیل دیا (شکل 3.8)۔

اپنا انحصار بڑھادیا، جو طویل مدتی عرصیتوں کی تقریباً تین گنا قبولیت سے ظاہر ہوتا ہے۔ نتیجتاً، مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں نیلامی کے ذریعے معین شرح پی آئی بیز کا مجموعی حصہ 83 فیصد تک پہنچ گیا۔ چنانچہ، مارکیٹ کی طویل مدتی آلات میں دلچسپی نمایاں طور پر بڑھی تھی، کیونکہ 15 سالہ صفر کوپن کو تسلسل کے ساتھ زیادہ لیا گیا تھا۔

شکل 3.8: پالیسی ریٹ کی خردہ شرحوں اور قطع شرحوں میں منتقلی



Source: SBP

<sup>11</sup> 10 سالہ اور 3 ماہ کے امریکی ٹی۔ بی کے مابین یافت کا مثبت تفاوت اقتصادی سرگرمی اور دو سے چھ ماہیوں کے لیے قلیل مدتی شرح سود کی توقعات کا اہم اظہار یہ ہے۔ ایسٹریڈ ایجنڈ مشن (1996ء)۔ خطی یافت بطور امریکی کساد بازاری کی پیش گوئی۔ فیڈرل ریزرو بینک آف نیویارک۔ معاشیات اور مالیات کے موجودہ شمارے۔ جلد 2 نمبر 7۔

<sup>12</sup> پاکستان کے لیے تجرباتی نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ یافت کی تفاوت میں اضافہ پیداواری نمو کی مضبوط پیش گوئی کرتا ہے۔ حسین، ف۔ اور محمود، الف۔ (2017ء)۔ پاکستان میں منیجمنٹ اور پیداواری پیش گوئی: یافت کے تفاوت کا کردار، اسٹیٹ بینک ورکنگ پیپیر سیریز، نمبر 93

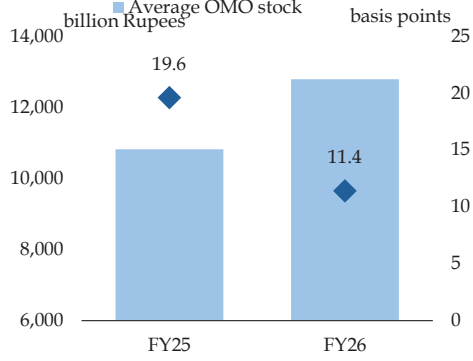
## بینک دولت پاکستان

اسٹیٹ بینک نے مارکیٹ کی اضافی سیالیت کی ضروریات کو بازار زر کے سودوں (او ایم او) کے خالص ادخالات کے ذریعے پورا کیا۔ نتیجتاً، اوسط واجب الادا بازار زر کے سودوں کا اسٹاک مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے 10.8 ٹریلین روپے سے بڑھ کر مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں 12.8 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا۔ سیالیت کے مؤثر انتظام کے باعث بہ وزن اوسط شبینہ ریٹ کا اتار چڑھاؤ قابو میں رہا، جس سے اس کا پالیسی ریٹ سے انحراف مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں کم ہو کر اوسطاً 11.4 بیس پوائنٹس رہ گیا، جو مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں 19.6 بیس پوائنٹس تھا (شکل 3.9 اور 3.10)۔<sup>13</sup>

مجموعی طور پر، مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران مارکیٹ نے اسٹیٹ بینک کی کوریڈور سہولتوں پر کم انحصار کا مظاہرہ کیا، جس سے پتہ چلتا ہے کہ بازار زر کے سودوں کے ذریعے ہونے والی سیالی معاونت مارکیٹ کی ضروریات پوری کرنے کے لیے کافی تھی۔<sup>14</sup> مارکیٹ کی مستقبل میں شرحوں میں کمی کی توقع کے پیش نظر مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران اسٹیٹ بینک نے بیشتر سیالیت کا ادخال 7 یوم اور 14 یوم کے بازار زر کے سودوں کے ذریعے کیا۔<sup>15</sup>

اس کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک نے اپنی زرری پالیسی کی قرض گار سرگرمیوں میں خطرے کے انتظام کے اقدامات کو بھی مضبوط کیا، جس کے

### شکل 3.9: پہلی ششماہی میں بین الہینک سیالیت کے اظہارے



اس کے برعکس، موجودہ نرمی کے دور میں، مالیاتی یکجائی کے باعث ملکی قرض لینے کی شرائط میں کمی نے قطع شرحوں پر دباؤ کو کم کیا ہے، جس سے وہ پالیسی شرح کے زیادہ قریب ہو گئیں۔

### بین الہینک سیالیت

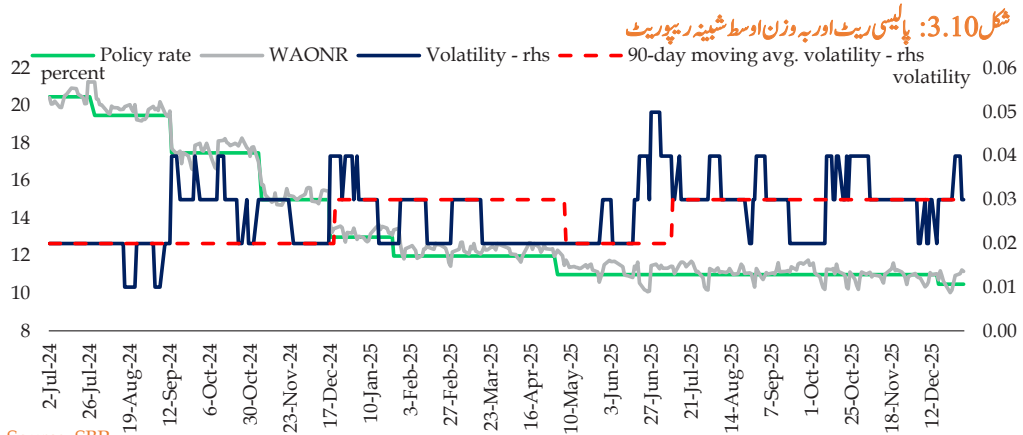
جدولی بینکوں سے حکومتی قرضوں میں اضافہ، نجی شعبے کے قرضے میں مسلسل توسیع، اور زیر گردش کرنسی میں اضافے نے بین الہینک سیالیت کی صورت حال کو پچھلے سال کے اسی عرصے کی نسبت مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران دباؤ میں رکھا۔ اگرچہ اسٹیٹ بینک کی ذر مبادلہ کی خالص خریداری اور ڈپازٹس کے زیادہ مجتمع ہونے سے سیالیت کی گنجائش پیدا ہوئی، تاہم ان عوامل نے بنیادی دباؤ جزو آہنی کم کیا۔

<sup>13</sup> مرکزی بینک کی بہ وزن اوسط شبینہ ریٹ کو پالیسی شرح کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کی صلاحیت سیالیت کی پیش گوئیوں پر منحصر ہے، خاص طور پر سیالیت پر اثر انداز ہونے والے خود کار عوامل کی توقعات پر۔ اگر بازار زر کے سودوں کے ذریعے نامناسب مقدار میں سیالیت فراہم کی جائے تو اس کے نتیجے میں سودی شرح میں اتار چڑھاؤ بڑھ سکتا ہے۔ دیست، پ۔ (2008ء)۔ زرری پالیسی کا نفاذ: غلط فہمیاں اور ان کے نتائج۔ نی آئی ایس ورکنگ پیپر نمبر 269۔

<sup>14</sup> مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کی نسبت اسٹیٹ بینک کی سودی شرح کے کوریڈور کے استعمال میں تعدد (فریکوئنسی) اور حجم دونوں کے لحاظ سے خاصا کم ہوا، کم از کم شرح پر کم انحصار اور زیادہ سے زیادہ شرح کی سہولت تک رسائی کم ہوئی۔

<sup>15</sup> مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں سیالیت کا ادخال 7 یوم اور 28 یوم کی مدت کے لیے ہوا۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26



Source: SBP

پچھلے پانچ سالوں کے دوران تقابلی مدت میں اوسطاً 14.1 فیصد اضافہ ہوا۔ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں نو مہینوں اعتبار کی توقع بڑی حد تک پچھلے سال میں بلند اساس کی وجہ سے کی گئی تھی، جب قرض تاڈپاٹ تناسب پر مبنی ٹیکس کے باعث بینکوں نے نجی شعبے کو قرضے دینے میں اضافہ کر دیا تھا۔

مطلق زمروں میں، نجی شعبے کے کاروباری اداروں کو ملنے والے قرضوں میں مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران 867.2 ارب روپے اور مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں 1,915.7 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ یہ اضافہ جاری سرمائے اور معین سرمایہ کاری قرضوں دونوں کی وجہ سے ہوا۔ مزید برآں، اس کا بیشتر حصہ مالی سال 26ء کی دوسری سہ ماہی میں مرکوز تھا، خاص طور پر دسمبر 2025ء میں، جبکہ پہلی سہ ماہی میں موسمی واپسی دیکھی گئی (شکل 3.11)۔ حوصلہ افزا بات یہ ہے کہ معین سرمایہ کاری کے قرضوں میں توسیع گذشتہ سال کی پہلی ششماہی کی نسبت تھوڑی سی زیادہ تھی (شکل 3.12)۔

تحت بطور ضمانت سرکاری تمسکات کی مارکیٹ ویلیو میں جولائی 2025ء سے نافذ العمل کوئی متعارف کروائی گئی۔<sup>16</sup>

روایتی انٹرنیٹ مارکیٹ میں ہونے والی پیش رفت کے ساتھ ساتھ، اسلامی بینکاری اداروں کی سیالیت کی ضروریات بھی مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑھیں جیسا کہ بلند تعدد اور ادخال کی مجموعی مقدار سے ظاہر ہوتا ہے، جو مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں تقریباً دوگنا ہو گیا ہے۔ اس کے نتیجے میں، شریعت سے ہم آہنگ بازار زر کے سودوں کا اوسط بقایا اسٹاک 147.3 ارب روپے کے مقابلے میں دگنا ہو کر 324.7 ارب روپے ہو گیا۔

### 3.3 نجی شعبے کے قرضے

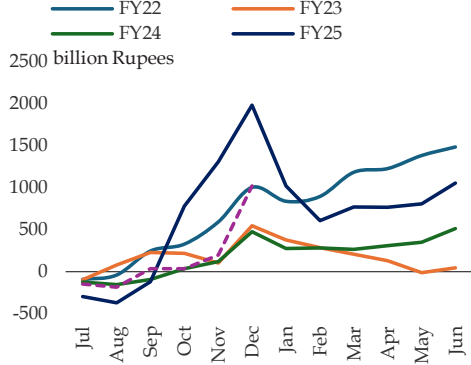
دسمبر 25ء کے آخر تک نجی شعبے کے قرضوں میں 0.9 فیصد (سال بسال) اضافہ ہوا، جو پچھلے سال کی اسی مدت میں 22.8 فیصد (سال بسال) تھا، اور

<sup>16</sup> حتمی کوئی (کوئیلر ہیز کنٹریس) سے مراد وہ کمی ہے جو قرضوں کے لیے ضمانت کے طور پر رکھے گئے تمسکات کی مارکیٹ قدر پر لاگو کی جاتی ہے، تاکہ مارکیٹ کی قیمتوں میں ممکنہ کمی کی صورت میں ایک صحیح نمائندگی پیدا کی جاسکے۔ ماخذ: ڈی ایم ایم ڈی سرکلر نمبر 09 برائے 2024ء۔ اسٹیٹ بینک

<sup>17</sup> عالمی سطح پر، بہت سے مرکزی بینک حتمی کوئیلر اس لیے کرتے ہیں کہ مرکزی بینک کے زرری پالیسی قرض گاری عمل میں خطرہ قرض کو کم کیا جاسکے۔ ان مرکزی بینکوں کی کچھ مثالیں فیڈرل ریزرو، بینک آف انگلینڈ اور یورپی سینٹرل بینک ہیں جو حتمی کوئیلر کرتے ہیں۔ ماخذ: مرکزی بینک پالیسی آپریٹرز میں کوئیلر مینجمنٹ۔ گریپتھ رول (2012ء)۔ سینٹر فار سینٹرل بینکنگ۔ انڈیز

حصہ کم سطح پر جمود کا شکار ہے۔ اس تناظر میں، باکس 3.1 زرعی قرضے کو بڑھانے کے راستے تلاش کرتا ہے۔

شکل 3.11: نجی شعبے کے قرضے۔ مجموعی بہاؤ



معاشی سرگرمیوں میں اضافے نے کچھ شعبوں میں جاری سرمائے کے قرضوں کو توسیع دی

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں نجی شعبے کے کاروباری اداروں نے 643.6 ارب روپے جاری سرمائے کے قرضوں کی صورت میں حاصل کیے، جس کا حجم پچھلے سال کی اسی مدت میں 1,686.2 ارب روپے تھا۔ گوکہ مجموعی رقم گزشتہ سال کے مقابلے میں کم تھی، تاہم جاری سرمائے کے قرضے حاصل کرنے والے شعبوں کی تعداد مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں بڑھ کر 256 ہو گئی جو مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں 238 تھی (شکل 3.14)۔ قلیل مدتی مالکاری حاصل کرنے والے بڑے شعبوں میں ٹیکسٹائل اور ملبوسات، چاول کی پروسیسنگ، زراعت اور ماہی گیری اور گاڑیوں کے شعبے شامل ہیں (شکل 3.15)۔

اقتصادی سرگرمیوں میں اضافے، خاص طور پر بڑے پیمانے کی ایشیاسازی کی پیداوار میں مضبوط بحالی نے متعدد شعبوں کی قلیل مدتی مالکاری ضروریات کو بڑھا دیا (جدول 3.4)۔<sup>19</sup> فروخت میں بحالی اور خام مال کی لاگت میں نرمی سے منافع کے مارجن میں بہتری آئی، اس کے ہمراہ سود کی گرتی ہوئی شرح سود کے باعث فرموں کی قرض واپسی کی صلاحیت میں اضافہ ہوا۔ نتیجتاً مالی صورت حال میں آنے والی مضبوطی کی وجہ سے فرموں کی قرضہ جاتی سزا میں اضافہ ہوا، لہذا ان کی قرضے لینے کی اہلیت بڑھ گئی (جدول 3.5)۔

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں خاص طور پر، بلند پیداوار اور برآمدات سے ٹیکسٹائل اور ملبوسات کے شعبے کے قلیل مدتی قرضے میں 116.2

اگرچہ مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران قرض تاڈپاٹ تناسب پر مبنی ٹیکس کے نفاذ کے ساتھ ساتھ خام مال کی بلند لاگت بنیادی طور پر قرضوں میں اضافے کا باعث بنی، تاہم مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں نجی شعبے کے کاروباری اداروں کے قرضوں میں اضافہ بہتر کاروبار اور صارفین کے اعتماد کے ہمراہ معاشی سرگرمیوں میں نمایاں اضافے کی عکاس ہے (شکل 3.13 اور جدول 3.3)۔ ر سدی لحاظ سے، گزشتہ سال کی نسبت مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں بینک ڈپازٹس میں اضافہ قابل قرض رقم کی دستیابی میں اضافے کا مظہر ہے۔<sup>18</sup> مزید برآں، ترجیحی شعبوں، زراعت اور ایس ایم ایز کے لیے حکومت کی معاونت کے اقدامات بھی نجی کاروباری اداروں کے قرضے میں مسلسل اضافے کے لیے معاون ثابت ہوئے۔

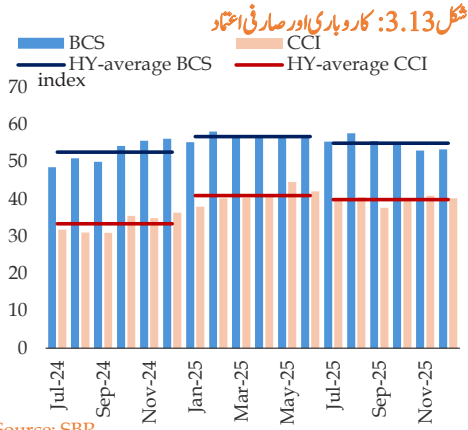
دریں اثناء، اہم فصلوں کی کم پیداوار نے فارمز کی آمدنی کو نقصان پہنچایا، جس سے زراعت سے متعلقہ کچھ شعبوں کی قلیل مدتی قرضوں کی ضروریات بڑھ گئیں۔ تاہم، مختلف مراعاتی اسکیموں کے باوجود، پاکستان میں زرعی قرضے کا

<sup>18</sup> مجموعی طور پر، مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں بینکوں کے کل ڈپازٹس 4.3 فیصد بڑھ گئے، جو پچھلے سال اسی عرصے میں 0.9 فیصد بڑھے تھے۔ ماخذ: اسٹیٹ بینک

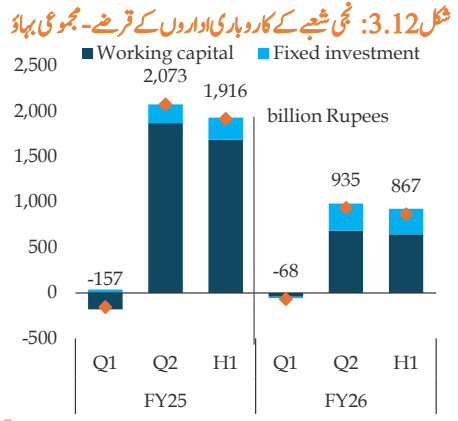
<sup>19</sup> مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی ایشیاسازی میں 4.8 فیصد اضافہ درج ہوا، جبکہ پچھلے سال اسی عرصے میں یہ 1.8 فیصد کم ہوا تھا۔ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑے

پیمانے کی ایشیاسازی کے 22 میں سے 14 ذیلی شعبوں کی پیداوار بڑھی۔ ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26



زرعی آمدنی میں کمی نے زراعت اور اشیا سازی کے متعلقہ شعبوں کی قلیل مدتی مالکاری کی ضرورت کو بڑھا دیا۔ اگرچہ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران فرموں کی مالی حالت میں عموماً بہتری آئی، تاہم کچھ خریف فصلوں کی پست پیداوار اور برآمدات نے کاشت کاروں اور فصلوں سے متعلقہ اشیا سازی کے شعبوں میں نقدی کے بہاؤ کو متاثر کیا۔ علی الخصوص، مالی سال 26ء میں چاول کی برآمدات میں کمی نے رائس ملوں کی سیالیت کو محدود کر دیا، جس سے جاری سرمائے کے قرضوں میں اضافہ ہوا۔ دوسری طرف، کپاس کی پست پیداوار کا اثر کاشت کاروں کی نقدی کی صورت حال پر پڑا، جس کی وجہ سے قلیل مدتی مالکاری میں اضافہ ہوا۔<sup>26</sup> حکومت اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے چھوٹے کاشت کاروں اور کم مالی خدمات کے حامل علاقوں کے لیے اعلان کردہ ادائیگی اقدامات سے بھی ان شعبوں کے قرضے بڑھنے کی وضاحت ہوئی۔



ارب روپے کے اضافے کی وضاحت ہوتی ہے۔<sup>20</sup> تاہم، یہ حجم مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں 609.3 ارب روپے کی نسبت خاصا کم ہے، جسے جزوی طور پر خام مال کی پست لاگت سے منسوب کیا جاسکتا ہے (جدول 3.4)۔

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں گاڑیوں کی پیداوار نے جاری سرمائے کے قرضوں کا حصول گذشتہ سال کی پہلی ششماہی کی نسبت تین گنا بڑھا دیا۔ یہ امر بنیادی طور پر بھاری فروخت اور پیداوار<sup>21</sup>، قرضے کی پست لاگت، درآمدی ٹیرف میں کمی اور گاڑیوں کے پُرزوں کی درآمدات پر ریگولیشنری ڈیوٹی میں کمی جیسے عوامل کے اثرات ظاہر کرتا ہے۔<sup>22</sup> اسی طرح تعمیراتی سرگرمیوں میں اضافے کے باعث سینٹ اور فولاد سمیت تعمیرات سے منسلک صنعتوں نے بھی جاری سرمائے کے زیادہ قرضے لیے۔<sup>23</sup>،<sup>24</sup>

<sup>20</sup> مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملو سائٹ کی پیداوار 7.5 فیصد بڑھی، جو پچھلے سال ریکارڈ شدہ 9.5 فیصد کی بلند ترین نمو تھی۔ ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

<sup>21</sup> مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران، گاڑیوں کی پیداوار میں 67.2 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ پچھلے سال اسی عرصے میں یہ حجم 49.7 فیصد تھا۔ ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

<sup>22</sup> ماخذ: FBR S.R.O. 1151 (L) 2025, S.R.O 1152(2025)

<sup>23</sup> تفصیلات کے لیے باب 2 ملاحظہ کیجیے۔

<sup>24</sup> سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام (پی ایس ڈی پی) کے اخراجات مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں 43.2 فیصد بڑھے جو پچھلے سال اسی عرصے میں 14.7 فیصد بڑھے تھے۔ ماخذ: فنانس ڈویژن

<sup>25</sup> مکانائی قرضوں میں 13 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ دو سال سے اس میں مسلسل 3.0 ارب روپے کی کمی دیکھی جا رہی تھی، یہ امر معاشی سرگرمیوں میں اضافے کی نشاندہی کرتا ہے۔ ماخذ: اسٹیٹ بینک

<sup>26</sup> مالی سال 26ء میں زیر کاشت رقبہ کم ہونے کی وجہ سے کپاس کی پیداوار میں 1.2 فیصد کمی آئی۔ ماخذ: پاکستان دفتر شماریات اور ایف سی اے ورکنگ پیپر

### جدول 3.3: نجی شعبے کے قرضوں کے بنیادی اظہار

فیصد تبدیلی

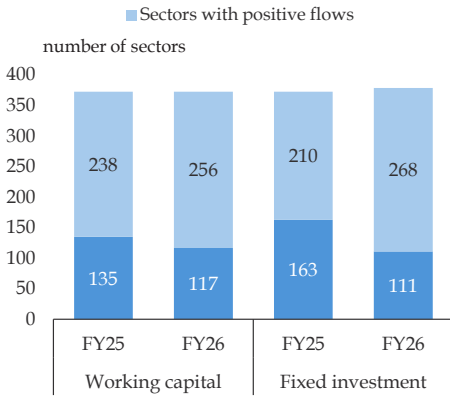
شعبہ	شش 1م 25ء	شش 1م 26ء
<b>پیداواری لاگت</b>		
اجناس کی عالمی قیمتیں	-4.1	-7.6
روپیہ/ڈالر شرح مبادلہ (اوسط کی اور اضافہ)	3.4	-1.1
تھوک قیمت کا اشاریہ:	4.4	0.3
ڈیزل	-15.3	6.7
ایل این بی	37.8	6.3
کوئلہ	20	-3.7
بجلی	7.9	-15.4
<b>معاشی سرگرمی</b>		
بڑے پیمانے کی اشیا سازی	-1.8	4.8
سرکاری شعبے کے کاروباری ادارے	14.7	43.2

ماخذ: اسٹیٹ بینک، پاکستان دفتر شماریات، عالمی بینک

کاروباری احساسات نے کاروباری اداروں کو استعداد کاری بڑھانے میں سرمایہ کاری کی ترغیب دلائی۔ اس کے ساتھ ساتھ، عالمی ماحولیاتی معیارات پر پورا اترنے کی ضرورت نے بھی پچھلے کچھ سالوں سے مختلف برآمدی فرموں، خاص طور پر ٹیکسٹائل اور ملبوسات کے شعبوں کو پائیدار پیداواری عمل میں سرمایہ کاری میں اضافے کی جانب راغب کیا۔ پاکستان کی معیشت پر موسمیاتی تبدیلی کے اثرات کم کرنے کی غرض سے موسمیاتی موافق سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کے لیے پاکستان میں ماحول دوست مالکاری کا منظر نامہ تشکیل پراہا ہے۔ اس حوالے سے پاکستان 3.2 ماحول دوست مالکاری کے فروغ کے لیے چند پالیسی اقدامات تجویز کرتا ہے۔

جن شعبوں نے طویل مدتی مالکاری حاصل کی ان میں زرعی مشینری اور آلات، گندم کی کاشت، ملبوسات، کھاد اور نائٹروجن اور ٹیلی مواصلات شامل ہیں (شکل 3.16)۔ ملبوسات کے زمرے نے توانائی کے مؤثر استعمال، استعداد کاری اور پیداواری عمل کی استعداد بڑھانے کے لیے طویل

### شکل 3.14: نجی شعبے کے کاروباری اداروں کو قرضوں کی تقسیم کا اعداد



Source: SBP

بہتر منافع نے کچھ شعبوں کی جاری سرمائے کی ضروریات کم کر دیں

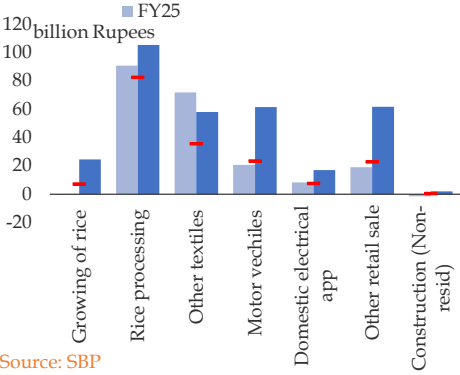
خام تیل کی عالمی قیمتوں میں نمایاں کمی نے پیٹرولیم ریفائننگ شعبے کی خام مال کی لاگت کو کم کر دیا۔ بہتر مالی حالات، جو منافع کے مضبوط مارجن سے عیاں تھے، کے باعث پیٹرولیم شعبے کی قلیل مدتی قرضے کی ضروریات کم ہو گئیں۔ سازگار معاشی ماحول نے معین سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کی

دسمبر 2025ء کے آخر تک معین سرمایہ کاری قرضوں کی نمو بدستور بڑھتے ہوئے 15.4 فیصد (سال بسال) تک پہنچ گئی، جو پچھلے سال کی اسی مدت میں 10.6 فیصد تھی۔ مزید یہ کہ، مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کی نسبت مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں معین سرمایہ کاری قرضے حاصل کرنے والے شعبوں کی کل تعداد میں بھی اضافہ ہوا (شکل 3.14)۔

پست سودی شرحوں، صارفین کی طلب میں بحالی، بڑی صنعتوں کی استعداد کے استعمال میں اضافہ، مہنگائی کے دباؤ میں کمی، مستحکم شرح مبادلہ، اور بہتر

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26

شکل 3.15: جاری سرمائے کے قرضے لینے والے بڑے ذیلی شعبے۔ بہاؤ



Source: SBP

پہلی ششماہی کے دوران صارفی مالکاری میں مجموعی اضافے کا تقریباً نصف حصہ گاڑیوں کے قرضوں پر مشتمل تھا (شکل 3.17)۔ جس میں بڑا حصہ کاروں خاص طور پر بڑے انجن والی کاروں کا ہے۔<sup>30</sup>

مدتی مالکاری حاصل کی۔<sup>27</sup> اسی طرح، کھاد اور نائٹروجن مرکبات کی اشیا سازی کے معین سرمایہ کاری قرضوں کے اضافے میں بڑا حصہ ایک اشیا سازی کی جانب سے اپنے خردہ نیٹ ورک کو توسیع دینے کے باعث ہوا تھا۔<sup>28</sup> مزید برآں، ٹیلی مواصلات کے شعبے، بالخصوص وائرلیس ٹیلی مواصلات، میں معین سرمایہ کاری کے قرضوں میں اضافے کو سروس کے بہتر معیار اور 5G کی تیاری کے لیے نیٹ ورک انفراسٹرکچر کی استعداد کاری سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔

زراعت کے شعبے نے معین سرمایہ کاری قرضوں کے استعمال میں اضافہ کیا، جس میں سب سے بڑا حصہ گندم کے کاشت کاروں کا ہوتا ہے۔ خاص طور پر، نئی پالیسی کے تحت پست لاگتی قرضے اور گندم کی قیمتوں میں متوقع اضافے سے فائدہ اٹھانے کے لیے، کاشت کاروں نے گندم اگانے کے لیے طویل مدتی قرضے میں اضافہ کیا۔ منقولی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ بیشتر قرضے گندم کی فصل کی خاطر اراضی کی تیاری میں استعمال ہونے والی زرعی مشینری درآمد کرنے کے لیے تھے۔<sup>29</sup> مزید برآں پولٹری کے شعبے نے لاگتی اخراجات کو موثر بنانے کے لیے شمسی توانائی پر جانے کی خاطر اپنے طویل مدتی قرضے بڑھادیے۔

صارفی مالکاری

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں قرض لینے کی لاگت میں کمی سے استفادہ کرتے ہوئے، صارفی مالکاری میں 84.4 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جبکہ یہ حجم مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں 66.0 ارب روپے تھا۔ مالی سال 26ء کی

<sup>27</sup> ایک معروف ملبوسات برآمد کنندہ ملبوسات کے شعبے میں اپنی استعداد بڑھانے میں سرمایہ کاری کر رہا ہے تاکہ وہ خود کو عالمی مارکیٹ میں ملبوسات کی برآمدات کے بڑے فریقوں میں شامل کر سکے۔ یہ ادارہ اپنے پیداواری عمل میں توانائی کے استعمال کو موثر بنانے کے لیے بھی سرمایہ کاری کر رہا ہے۔ ماخذ: انٹرویو لپیڈ سالانہ مالیاتی رپورٹ برائے 2025ء۔

<sup>28</sup> ماخذ: فوجی فریڈائزر کھنی کاسہ ماہی مالی بیان، ستمبر 2025ء۔

<sup>29</sup> گندم کے لیے زمین کی تیاری ایک سرمایہ طلب سرگرمی ہے اور اس کے لیے زرعی مشینری میں سرمایہ کاری کی ضرورت ہوتی ہے۔ نتیجتاً، زرعی مشینری اور آلات کی درآمدات مالی سال 26ء میں بڑھ کر 65.8 بلین ڈالر (یا 21.6 فیصد اضافہ) تک پہنچ گئی، جبکہ گذشتہ سال اس کا حجم 54.1 بلین ڈالر تھا۔ ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

<sup>30</sup> تفصیلات کے لیے باب 2 ملاحظہ کیجیے۔

	اوسط 2022-24ء			مبین سرمایہ کاری		جاری سرمایہ **		مجموعی قرضہ*	
	ٹریل	ایف آئی	ڈیویسی	مال سال 26ء	مال سال 25ء	مال سال 26ء	مال سال 25ء	مال سال 26ء	مال سال 25ء
مجموعہ	625.8	160.1	449.4	283.1	240.9	643.6	1686.2	867.2	1915.7
ایشیاسازی	493.7	108.8	383.6	113.4	100.1	396.9	1305.1	501.6	1401
ٹیکسٹائل اور بلوسات	226.6	46.7	179.3	22.7	2.8	116.2	609.3	136.4	611.1
بنیادی ادویہ ساز	4.6	2.6	2.1	5.7	8	11.5	215.1	17	222.9
سینٹ اور پلاسٹر	13.1	7.5	5.8	-16	-12.3	21.4	119.7	5.4	107.1
چاول کی پروسیسنگ	73.8	1.2	72.6	0.6	1.1	105.5	91	106.1	92.1
کھاد	8.7	6.2	2.5	32.1	19.4	5.5	26.5	37.6	45.8
صاف شدہ پیٹرول مصنوعات	24.5	4.7	19.8	9.8	22	17.1	20.7	26.9	42.7
موٹر گاڑیاں	14.4	2.5	11.9	7.3	7.2	61.6	20.7	68.9	27.9
لوہا اور فولاد	32.9	2.5	30.4	-0.5	13.2	7.8	5	6.1	18.2
جہاز اور جانوروں کا تیل	13.1	0.8	12.4	-1.7	-1.1	-26.4	18.7	-28.1	17.6
کانڈی صنعت	20.6	8	12.5	4.5	4.3	1.2	10.1	5.7	14.4
پینٹی	-53.3	-4.6	-48.7	4.1	20.2	-41.1	-46.9	-39.6	-26.7
ٹیلی مواصلات	22.3	26.6	-4.3	20.3	18.2	27.4	96.9	47.7	115.1
تھوک اور خوردہ تجارت	44.4	3.3	40.7	39	29.6	129.5	64.5	155.7	91.7
زراعت اور ماہی گیری	42.4	21.4	20.5	53.9	31.5	69.5	28.5	123.1	59.9
تعمیرات	17.4	-1.9	4.9	24.4	9.3	8	18.1	9	25.9
کان کنی اور کوہ کنی	0.9	-1.1	1.9	-4.2	-0.2	0.8	16.5	-3.5	16.3
بجلی کی پیداوار اور ضلع	-8	-1.3	-6.6	-52.2	-8	-33	-15.3	-85.4	-23.9
ٹرانسپورٹ اور ذخیرہ	4.2	-0.5	4.5	16.6	5.7	11.2	-20.2	27.6	-14.8
ریئل اسٹیٹ کی سرگرمیاں	-0.1	-0.5	0.1	5.5	-0.7	8.4	-1.4	1.4	-0.4

\* مجموعی رقم میں تعمیراتی قرضے بھی شامل ہیں۔ آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی کے سرکل لیئر نمبر 28 برائے 2020ء جون 2020ء کے بعد سے نجی شعبے کے کاروباری اداروں میں بین الشعبہ روہل کے باعث قرضوں کے اعداد و شمار نظر بنی کی۔

\*\* تجارتی قرضے شامل ہیں۔

ماخذ: اسٹیٹ بینک

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26

### 3.4 مہنگائی

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں اوسط قومی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کم ہو کر 5.2 فیصد رہ گئی جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 7.2 فیصد تھی (جدول 3.6)۔ یہ اعتدال توانائی اور تیزی مہنگائی (غیر غذائی) غیر توانائی-این ایف این ای) میں کمی سے پیدا ہوا، جس کے اسباب محتاط زری اور مالیاتی اقدامات کا تسلسل، قدرے مستحکم شرح مبادلہ، بجلی کے سرکاری نرخوں میں کمی آنا اور اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی آنا ہیں (جدول 3.6 اور شکل 3.19 الف اور 3.19 ب)۔ تاہم، توانائی اور تیزی مہنگائی میں اعتدال کے اثرات کو غذائی مہنگائی نے جزوی طور پر زائل کر دیا۔

اشیائے خورد و نوش کی مہنگائی میں اضافے کی بڑی وجہ غیر تلف پذیر اشیائے خورد و نوش کی رسد میں کمی اور اجناسی منڈیوں، خصوصاً گندم اور چینی، کی خامیاں تھیں۔ تاہم، تلف پذیر غذائی ایشیا کی قیمتوں میں زبردست کمی نے غذائی مہنگائی میں مجموعی اضافے کی تحدید کر دی۔ البتہ پچھلے سال کی اسی مدت کی نسبت کم ہونے کے باوجود، تیزی مہنگائی مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں کسی حد تک بلند سطح پر جمی رہی۔

بحیثیت مجموعی، مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں شہری مہنگائی میں کمی آئی، اسی طرح تیزی اور توانائی مہنگائی نے غذائی مہنگائی میں

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں ہاؤس بلڈنگ فننس، جس میں مالی سال 25ء کی دوسری ششماہی کے دوران بحالی ہونا شروع ہوئی، کے قرضوں کی تقسیم مزید بڑھ کر 13.3 ارب روپے تک پہنچ گئی جبکہ مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں 3.9 ارب روپے کی خالص واپسی ہوئی تھی۔ قرضے کی پست شرح کے ساتھ ساتھ، تعمیراتی خام مال کی قیمتوں میں کمی نے بھی ہاؤس بلڈنگ کے قرضوں کے زائد استعمال میں اپنا کردار ادا کیا۔<sup>31</sup> دریں اثنا کریڈٹ کارڈ مالکاری نے اضافے کا رجحان برقرار رکھا۔ مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران نص میں جاری کردہ کارڈز کی تعداد میں سال بہ سال 45 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ ٹرانزیکشنز کے حجم اور مالیت میں بالترتیب 29 فیصد اور 51 فیصد اضافہ ہوا، جو کارڈز کے استعمال سے اخراجات میں پائیدار نمو کی نشاندہی کرتا ہے۔<sup>32</sup>

### ایس ایم ایز کے قرضوں میں اضافہ ہوا

دسمبر 2024ء میں 39.1 فیصد (سال بسال) نمو کی نسبت دسمبر 2025ء میں ایس ایم ایز کے قرضوں میں 33.2 فیصد (سال بسال) اضافہ ہوا۔ نتیجتاً، دسمبر 2025ء کے آخر تک مجموعی قرضوں میں ایس ایم ایز کا حصہ بڑھ کر 5.7 فیصد تک پہنچ گیا جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 4.0 فیصد تھا (شکل 3.18)۔ یہ توسیع وسیع البتہ تھی کیونکہ جاری سرمائے اور معین سرمایہ کاری قرضے دونوں میں اضافہ ہو گیا تھا۔<sup>33</sup> ایس ایم ای مالکاری میں توسیع کو حکومت کے امدادی اقدامات، بشمول چھوٹے کاشت کاروں کے لیے حکومت کی انتظام خطر اسکیم اور وزیر اعظم کے پوتھ بزنس اور زری قرضہ اسکیم، سے منسوب جاسکتا ہے جس کا مقصد قرضوں تک رسائی کو بہتر بنانا ہے۔<sup>34</sup>

<sup>31</sup> مالی سال 24-23ء میں اوسطاً 26 فیصد اضافے کے بعد، مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی اور مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں تعمیراتی خام مال کی قیمتوں میں بالترتیب 3.3 فیصد اور 1.2 فیصد ہوا۔

<sup>32</sup> ماخذ: نظام ادائیگی کا ماہی جائزہ، اسٹیٹ بینک۔

<sup>33</sup> دسمبر 2025ء میں، جاری سرمائے کے قرضے بڑھ کر 438 ارب روپے تک پہنچ گئے جبکہ پچھلے سال اسی عرصے میں یہ حجم 332.8 ارب روپے تھا۔ جبکہ معین سرمایہ کاری قرضے پچھلے سال کے 277.8

روپے کی نسبت اس سال 408.7 ارب روپے تک پہنچ گئے۔ ماخذ: اسٹیٹ بینک

<sup>34</sup> وزیر اعظم کی نوجوانوں کے کاروباری اور زری قرضوں کی اسکیم کے تحت نیا کاروبار شروع کرنے، موجودہ کاروبار کو بہتر بنانے اور زری قرضے فراہم کیے گئے جس سے نوجوانوں کو روزگار کے مواقع ملے۔

فیصد نمو: تناسب

شعبے	فروخت کی لاگت		فروخت		جاری تناسب		آپریٹنگ	
	مئی سال 2025ء	ستمبر 2025ء	مئی سال 2025ء	ستمبر 2025ء	مئی سال 2025ء	ستمبر 2025ء	مئی سال 2025ء	ستمبر 2025ء
تمام شعبے	-2.6	-6.6	-2.5	-4.8	1.3	1.4	9.1	10.3
ٹیکسٹائل شعبہ	0.9	-2.8	0.1	-2.2	1.1	1.1	5.4	5.3
تیار شدہ ٹیکسٹائل اشیا	13.1	-5.1	13.3	-3.8	1.2	1.1	7.0	4.7
کیمیکل، کیمیائی مصنوعات اور ادویہ سازی	6.1	11.3	9.1	11.1	1.3	1.2	16.8	17.2
معدنی مصنوعات	1.5	9.7	2.6	7.7	1.9	2.0	14.9	9.9
اشیا سازی	-3.3	0.6	-5.9	4.8	9.7	1.2	9.7	16.0
گاڑیاں، ٹریلرز زور گاڑیوں کے پڑھ جات	22.5	31.1	24.9	32.8	1.4	1.5	11.1	11.4
شعبہ ایندھن اور توانائی	-10.8	-30.5	-10.9	-28.2	1.4	1.7	13.7	15.5
معلومات اور مواصلاتی خدمات	4.5	10.0	2.9	17.0	0.9	0.9	11.0	14.9
کوئلہ اور صاف شدہ پیٹرولیم مصنوعات	-8.0	-5.4	-9.0	-4.0	1.5	1.6	3.7	5.2
کانڈ، پیپر بورڈ اور مصنوعات	-6.6	2.9	-8.8	0.5	1.6	1.4	4.5	5.4
برقی مشینری اور آلات	28.2	-4.7	21.0	2.2	1.4	1.5	8.2	8.0

ماخذ: اسٹیٹ بینک

عصر تھی، جس کی وجہ سیلاب سے پیدا ہونے والے پیداواری نقصانات، ملکی رسد میں رکاوٹیں، پام آئل کی عالمی قیمتوں میں اضافہ اور کچھ اشیا کی مصنوعی قلت تھی (شکل 3.20 الف اور 3.20 ب)۔

اضافے کے باوجود یہی مہنگائی کو مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں 5.0 فیصد پر برقرار رکھنے میں مدد دی۔

مارکیٹ کے ناموافق حالات سے غذائی گروپ میں نرخوں کے دباؤ کی وضاحت ہوتی ہے

گندم کی قیمتیں غذائی مہنگائی میں ایک بڑا کردار بن کر ابھریں۔ قیمتوں کے غیر منظم نظام کی جانب منتقلی کے بعد ریج 25-2024ء کے فصلی موسم میں گندم کی پیداوار تقریباً 11 فیصد کم ہو گئی، کیونکہ کاشت کاروں نے فصل کا زیر کاشت رقبہ کم کر دیا تھا۔<sup>35</sup> پالیسی نظام میں تبدیلی کے اثرات سیلاب سے متعلق نقصانات اور مصنوعی قلتوں سے مزید بڑھ گئے۔<sup>36</sup> نتیجتاً، اس

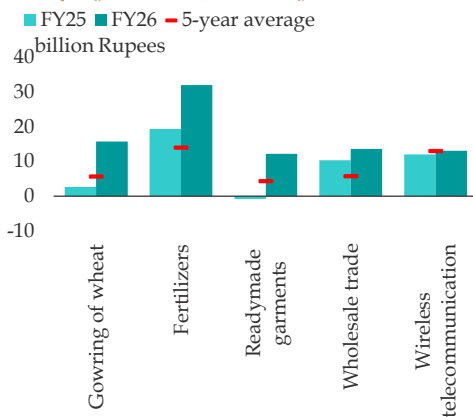
مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں غذائی مہنگائی سے شہری مہنگائی کی تقریباً ایک چوتھائی اور دیہی مہنگائی کی تقریباً چالیس فیصد مہنگائی کی وضاحت ہوتی ہے۔ قیمتوں میں اضافہ سب سے زیادہ گندم اور گندم کی منسلک مصنوعات، چینی، چاول، اور خوردنی تیلوں میں نمایاں تھا۔ رسد کی زنجیر اس کا بنیادی

<sup>35</sup> گندم کے ذخائر کو سیلابی نقصانات کا تخم 201 ہزار میٹرک ٹن تک پہنچ گیا۔ ماخذ: ایم این ایف آر ڈرنگل پیپر (اکتوبر 2025ء)

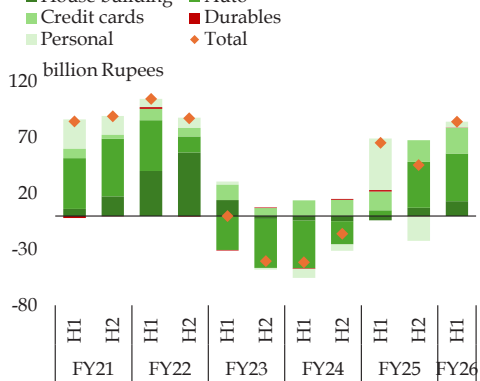
<sup>36</sup> ماخذ: پرائس کنٹرولز اینڈ کوڈیفائیڈ پیپر پیمنٹ ڈیپارٹمنٹ (پی سی سی ایس ڈی)، پنجاب

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26

شکل 3.16: مہینہ سرمایہ کاری قرضے لینے والے بڑے ذیلی شعبے۔ بہاؤ



شکل 3.17: صارفی مالکاری۔ بہاؤ



Source: SBP

ان انتظامی اقدامات کی وجہ سے قیمتوں کو کچھ تاخیر کے ساتھ مستحکم کرنے میں مدد ملی۔

مزید برآں، پام آئل کی عالمی قیمتوں میں اضافے نے ملک میں خوردنی تیل کی قیمتوں میں اضافہ کیا۔<sup>39</sup> اس دباؤ نے مارکیٹ کے نقائص مزید بڑھا دیے، جس کی وجہ سے مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں غذائی مہنگائی میں مزید اضافہ ہو گیا۔ اس کے رد عمل میں، صوبائی حکام نے ضروری اشیاء جیسے خوردنی تیل، دودھ، گوشت اور دیگر تلف پذیر غذائی اجزاء کی قیمتوں پر سختی سے عمل درآمد کرایا۔<sup>40</sup> دریں اثناء، مسابقتی کمیشن پاکستان نے مارکیٹ میں غیر مسابقتی طرز عمل اپنانے پر متعدد شوگر ملز کے خلاف نوٹس جاری کیے۔<sup>41</sup>

کمی کی وجہ سے گندم اور اس کی منسلک مصنوعات کی قیمتیں گزشتہ سال کی سطح سے خاصی بڑھ گئیں (شکل 3.21)۔ اس پس منظر میں، پام آئل 3.3 مارکیٹ پر مبنی فریم ورک کے تحت گندم کی پالیسی اصلاحات کے مہنگائی پر اثرات کا جائزہ لیتا ہے۔

اسی طرح، سیلاب کے بعد چاول کی قیمتیں بھی نمایاں طور پر بڑھیں۔ مزید برآں، مالی سال 25ء میں گنے کی پیداوار میں معمولی کمی، اور چینی کے برآمدی کوٹے میں توسیع نے ملک میں چینی کی دستیابی کو کم کیا، جس سے ملکی قیمتیں بڑھ گئیں (شکل 3.22)۔<sup>37</sup> اس اضافے کو روکنے کے لیے، حکومت نے چینی کی درآمدات کی اجازت دی اور ان درآمدات پر عارضی طور پر درآمدی ڈیوٹی اور ٹیکس۔ جن میں کسٹمز ڈیوٹی، سیلز ٹیکس، اور انکم ٹیکس شامل تھے۔ کو ختم کر دیا تاکہ ملکی قلت اور قیمتوں کو کم کیا جاسکے۔<sup>38</sup>

<sup>37</sup> ماخذ: یو ایس ڈی اے (2025)، شوگر ششماہی۔ سالانہ، دسمبر 2025ء، رپورٹ نمبر PK2025-0012

<sup>38</sup> ماخذ: ایم این ایف ایس آر پریس ریلیز، بتاریخ: 9 جولائی 2025ء۔

<sup>39</sup> پام آئل کی عالمی قیمتیں اپریل۔ ستمبر کے دوران بڑھیں، جو کہ مقامی قیمتوں کے لیے مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے لیے سب سے زیادہ متعلقہ دور تھا کیونکہ عام شینگ ہارڈسٹیشن میں تاخیر ہوتی ہے۔ ماخذ: عالمی بینک اور پاکستان دفتر شاربٹ۔

<sup>40</sup> مالی سال 25ء کی دوسری سہ ماہی میں کی نسبت مالی سال 26ء کی دوسری سہ ماہی میں کراچی میں قیمتوں کی نگرانی اور نفاذ کے لیے دوروں میں 21 فیصد اضافہ ہوا۔ ان معائنوں کا مقصد اشیاء ضروریہ جیسے خوردنی تیل، دودھ، گوشت اور دیگر تلف پذیر غذائی اشیاء کی قیمتوں کو نافذ کرنا تھا۔ ماخذ: کمشنر آفس کراچی

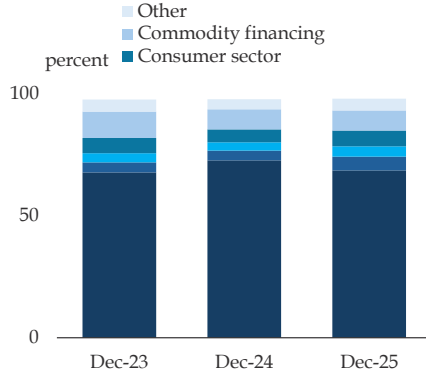
<sup>41</sup> ماخذ: مسابقتی کمیشن پاکستان کی پریس ریلیز بتاریخ: 28 نومبر 2025ء۔

بینک دولت پاکستان

خاص طور پر، آلو اور پیاز کی پیداوار میں نمایاں اضافہ، افغانستان کی سرحدی بندش اور ملکی دستیابی میں بہتری قیمتوں میں کمی کا باعث بنی۔ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران تلف پذیر غذائی اشیاء کے ساتھ ساتھ، چائے کی قیمتیں بھی کم ہوئیں، جو عالمی قیمتوں میں کمی کی مطابقت سے بتدریج ملکی قیمتوں میں منعکس ہونے لگیں۔<sup>42</sup>

تیل کی عالمی قیمتوں میں کمی اور بجلی کی قیمتیں گہٹنے سے توانائی کی مہنگائی میں تیزی سے کمی آئی۔ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں گیس کی قیمتوں میں خاصا اضافہ ہونے کے باوجود توانائی کی مہنگائی کئی سالوں کی کم ترین سطح پر آگئی (شکل 3.23)۔<sup>43</sup> خام تیل کی عالمی قیمتوں میں کمی کو ملک میں بجلی اور کسی حد تک موٹر ایندھن کی قیمتوں تک منتقل کرنے کے ساتھ ساتھ یہ امر توانائی کے شعبے میں جاری اصلاحات کے اثرات کا بھی عکاس ہے۔<sup>44</sup>

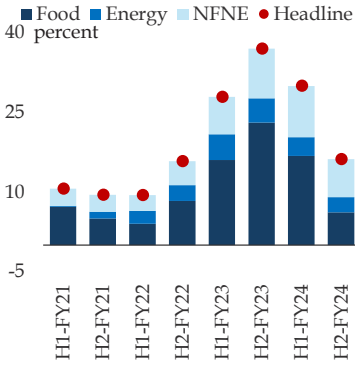
شکل 3.18: بینک کے خالص قرضوں کی تفصیل - اسٹاکس



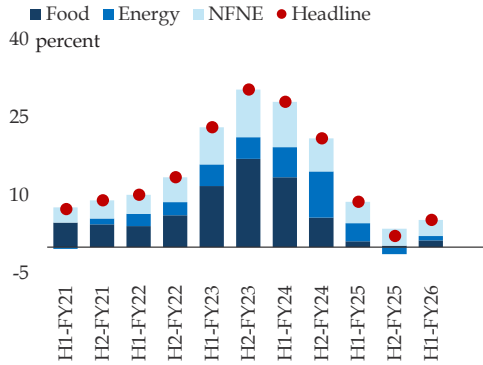
Source:

تاہم، زیادہ تر تلف پذیر غذائی اشیاء کی قیمتوں میں کمی نے غیر تلف پذیر اشیاء کی قیمتوں میں اضافے کو جزوی طور پر زائل کرنے میں مدد دی۔ شہری اور دیہی دونوں علاقوں میں تلف پذیر غذائی اشیاء کی قیمتیں تقریباً 9 فیصد کم ہو گئیں۔

شکل 3.19: مہنگائی کے اجزائے ترکیبی - دیہی



شکل 3.19: مہنگائی کے اجزائے ترکیبی - شہری



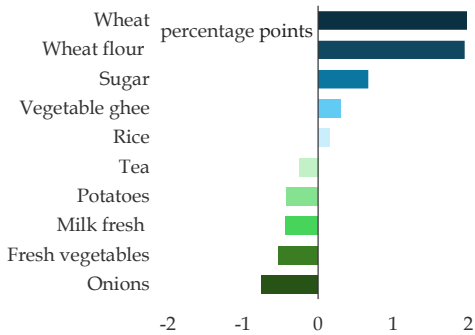
<sup>42</sup> چائے کی ملکی قیمتیں اپریل سے ستمبر کے دوران ہونے والی پیش رفت کی عکاسی کرتی ہیں، جب مہاسا چائے کی قیمتیں (کینیا میں) تقریباً 6 فیصد کم ہوئیں۔ ماخذ: عالمی بینک اور پاکستان دفتر شماریات

<sup>43</sup> شہری توانائی کی ششماہی مہنگائی مالی سال 21ء کے بعد سب سے کم ترین سطح پر ہے اور دیہی توانائی کی مہنگائی مالی سال 18ء کے بعد سب سے کم ہے۔ دیہی توانائی کی مہنگائی کے اعداد و شمار مالی سال 18ء سے شروع ہوتے ہیں، جو ابتدائی دستیاب سیریز ہے۔ ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

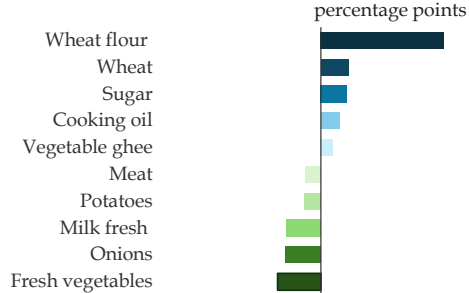
<sup>44</sup> بشمول ایسے اقدامات بھی جنہوں نے الگت کی وصولی کو مضبوط اور قرض لینے کی ضروریات کو کم کیا، جس سے توانائی کے شعبے میں ماکار کی لاگت کم ہوئی۔ ماخذ: آئی ایم ایف کنزی رپورٹ نمبر 332/25، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26

شکل 3.20: دیہات میں غذائی مہنگائی میں بڑے حصے دار



شکل 3.20 الف: شہروں میں غذائی مہنگائی میں بڑے حصے دار



Note: Bars show change in item-wise contribution to food inflation relative to H1-FY25

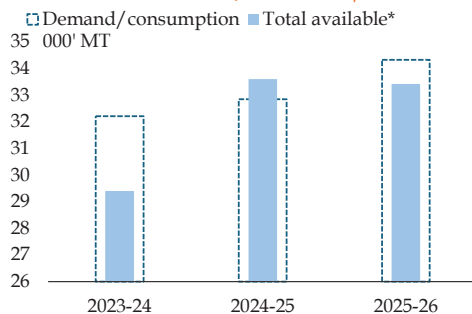
Source: PBS

اضافے کے مہنگائی کے اثرات کو بجلی کے نرخوں میں کمی نے کچھ حد تک زائل کر دیا۔ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران سہ ماہی نرخوں میں کمی اور فیول چارج ایڈجسٹمنٹ کے باعث صارفین کے لیے بجلی چارجز کم ہو گئے (شکل 3.24)۔<sup>46</sup>

حکومت نے جولائی 2025ء سے ملک میں گیس کی قیمتیں بڑھادی ہیں تاکہ لاگت کی مکمل وصولی، زراعت کو کم جاسکے، اور بڑھتے ہوئے گردش قرضے کا تدارک کیا جاسکے۔ اگرچہ گھرانوں کے لیے فی یونٹ ٹیرف میں کوئی تبدیلی نہیں آئی، لیکن معین ماہانہ چارجز میں بڑے اضافے کے باعث گیس کی قیمتوں میں تقریباً 23 فیصد اضافہ ہوا۔<sup>45</sup> تاہم، گیس کی قیمتوں میں

سہ ماہی نرخوں میں کمی توانائی کے شعبے میں متعدد پالیسی اقدامات کے اثرات کی عکاس ہے۔ خاص طور پر، مئی 2025ء میں آف دی گرڈ (کیپیٹیو پاور پلانٹس) ایوی ایکٹ، 2025ء<sup>47</sup> کا متعارف کیا جانا، جس نے صنعتی یونٹس کو کیپیٹیو پاور جزییشن سے میٹشل گرڈ میں منتقلی میں سہولت فراہم کی،<sup>48</sup> اس سے گرڈ کی بجلی کی طلب میں اضافہ اور استعدادی ادا نیگیٹیو (capacity payments) میں کمی آئی۔ اس کے ہمراہ، توانائی کے شعبے کے گردش قرضوں کے اسٹاک میں کمی کے باعث شعبے کے واجبات پر سودی ادا نیگیٹیو میں کمی آئی، جس سے مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران بجلی کے

شکل 3.21: گندم کی طلب اور دستیابی



Note: The data shown corresponds to the crop year  
\*production and carry forward stocks

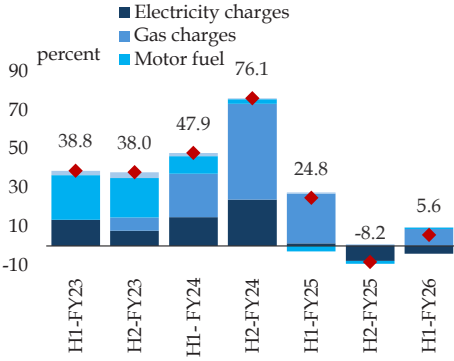
<sup>45</sup> ماخذ: اوگرا کا نوٹیفیکیشن، مورخہ 09 جون 2025ء۔

<sup>46</sup> ماخذ: آف دی گرڈ (کیپیٹیو پاور پلانٹس) ایوی ایکٹ، 2025ء۔

<sup>47</sup> ماخذ: آف دی گرڈ (کیپیٹیو پاور پلانٹس) ایوی ایکٹ، 2025ء۔

<sup>48</sup> آئی ایم ایف (2025)۔ آئی ایم ایف کنزیومر رپورٹ نمبر 332/25، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ۔

### شکل 3.23: توانائی مہنگائی میں حصہ - شہری



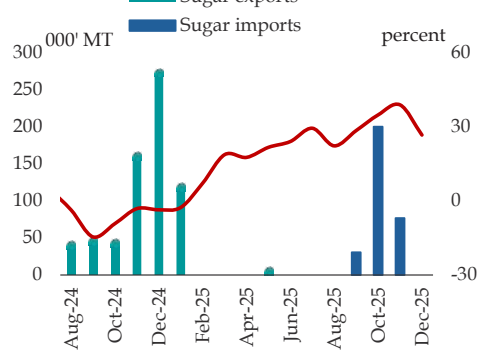
Sources: PBS; SBP; Staff calculations

دوسری طرف، تیل کی عالمی قیمتوں میں کمی کے باوجود، ملک میں موٹر ایندھن کی قیمتوں میں بیشتر اضافہ پیٹرولیم ڈویلپمنٹ لیوی میں اضافے کی وجہ سے ہوا۔ مزید برآں، حکومت نے جولائی 2025ء سے 2.50 روپے فی لیٹر موسمیاتی تبدیلی لیوی متعارف کرائی گئی، جس سے تیل کی قیمتوں کے عالمی نشانیے میں ہونے والی کمی کا فائدہ زائل ہو گیا (شکل 3.25)۔

### دھیمی طلب اور خام مال کی پست لاگت نے قوزی مہنگائی کو کم کیا

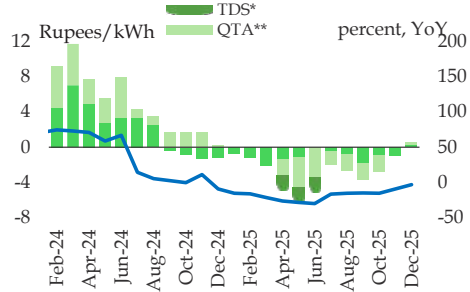
مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران محتاط زری اور مالیاتی پالیسیوں کی وجہ سے ملکی طلب دھیمی رہی اور اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی کے باعث قوزی مہنگائی میں وسیع البنیاد کمی درج کی گئی (شکل 3.26 الف اور 3.26 ب)۔ خاص طور پر، اسٹیٹ بینک کے ہدف کی حد سے نیچے مہنگائی والی ایشیا کا حصہ شہری اور دیہی دونوں باسکٹس میں بڑھ گیا (شکل 3.27 الف اور 3.27 ب)۔

### شکل 3.22: چینی کی تجارت اور قیمتیں



چار جز میں کمی کی جزواً وضاحت ہوتی ہے۔<sup>49</sup> مزید برآں، حکومت نے زرخوں کے سالانہ تعین کے اوقات کی تبدیلی برائے جولائی 2025ء تا جنوری 2026ء موخر کر دی، جس سے بجلی کے زرخوں پر بڑھنے والا دباؤ محدود ہو گیا۔<sup>50</sup>

### شکل 3.24: بجلی کے زرخوں میں ردوبدل کے رجحانات



\* Tariff differential subsidy  
 \*\* Quarterly tariff adjustment for residential consumers  
 \*\*\* Fuel charge adjustments  
 Sources: NEPRA; PBS

<sup>49</sup> ماخذ: آئی ایم ایف (2025ء)۔ آئی ایم ایف کنٹری رپورٹ نمبر 332/25، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ۔

<sup>50</sup> ماخذ: نیپرا کنٹریٹیشن، مورخہ 07 جنوری 2026ء۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26

جدول 3.6: مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت

فیصد میں مہنگائی؛ فیصد پوائنٹس میں شراکت

اشیا	وزن	اوسط مہنگائی			شراکت		
		شش ماہ 2025ء	شش ماہ 2025ء	شش ماہ 2026ء	شش ماہ 2025ء	شش ماہ 2025ء	شش ماہ 2026ء
این سی پی آئی	100	7.2	1.9	5.2	7.2	1.9	5.2
شہری سی پی آئی	100	8.7	2.1	5.2	8.7	2.1	5.2
غذا	36.8	2.7	0.6	3.1	1.1	0.3	1.2
تلف پذیر	4.4	21.6	-16.8	-8.7	0.9	-0.8	-0.4
غیر تلف پذیر	32.4	0.5	3.0	4.8	0.2	1.1	1.7
غیر غذائی غیر توانائی (توزی مہنگائی)	53.7	9.5	7.5	7.0	4.1	3.2	3.1
توانائی	9.5	24.8	-8.2	5.6	3.5	-1.4	0.9
دیہی سی پی آئی	100	5.0	1.7	5.0	5.0	1.7	5.0
غذا	45.9	0.4	-2.2	3.9	0.2	-1.1	1.9
تلف پذیر	5.7	21.1	-20.4	-8.8	1.2	-1.3	-0.6
غیر تلف پذیر	40.3	-2.1	0.6	5.9	-1.0	0.2	2.5
غیر غذائی غیر توانائی (توزی مہنگائی)	42.6	12.7	9.6	8.1	4.6	3.6	3.1
توانائی	11.4	2.3	-6.2	-0.1	0.3	-0.8	0

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

طرح، مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران کاغذ کی پست عالمی قیمتوں کی وجہ سے نصابی کتابوں کی قیمتیں کم کرنے میں مدد ملی۔<sup>51</sup> مزید برآں، ایف بی آر کی جانب سے قدر پیمائی کے پست جائزے کے باعث ایمپورٹڈ لیپ ٹاپس پر جی ایس ٹی میں کمی، اور سندھ میں کیبل ٹی وی چارجز پر کم ٹیکس کے سبب تفریح اور ثقافت کی قیمتوں میں کمی آئی۔<sup>52، 53</sup> اس کے ساتھ ساتھ پست اساسی اثر کے باعث جو تا سازی کی قیمتوں اور شادی ہال کے چارجز میں اضافے کی رفتار معتدل ہو گئی۔<sup>54</sup>

اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی اور تھوڑی سی بہتر ہوتی ہوئی شرح مبادلہ کی ملکی قیمتوں میں منتقلی نے متعدد اشیاء سے لاگت کو کم کیا۔ اشیاء کے حساب سے قیمتوں کے رجحانات یہ بتاتے ہیں کہ ان اجزاء کی قیمتوں بشمول سوئی کپڑا، نصابی کتب، تفریحی اور ثقافت، جو تے اور شادی ہال کے چارجز میں کمی کی وجہ سے مہنگائی کی شرح میں کمی آئی (جدول 3.7)۔

خاص طور پر، کپاس کی پست درآمدی قیمتوں کے باعث ملکی خام کپاس کی قیمتوں میں کمی آئی جس کے سبب سوئی کپڑے کی قیمتیں قابو میں رہیں۔ اسی

<sup>51</sup> پی پی پی ایل (2025ء)۔ سرمایہ مالیاتی بیانات، پاکستان پیپرو وڈکنس لیٹیڈ۔

<sup>52</sup> ماخذ: ویلیو اینڈ روٹنگ نمبر 2025/2000، ڈائریکٹوریٹ جنرل آف کسٹمز ویلیو اینڈ۔

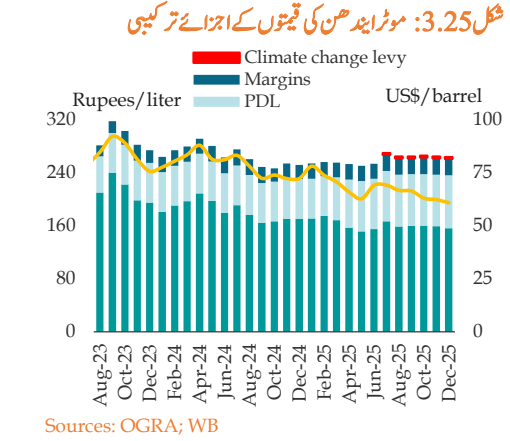
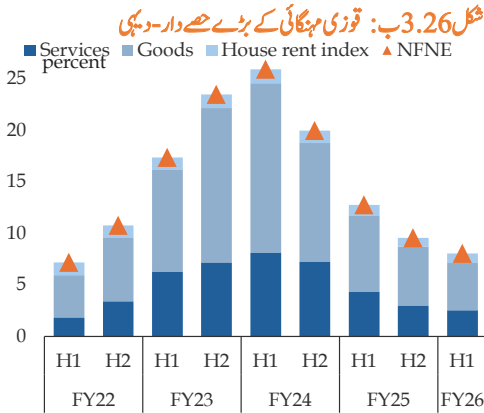
<sup>53</sup> سندھ فنانس ایکٹ (2025ء)۔

<sup>54</sup> جو قوں کی قیمتیں مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں بڑھنے والے گیس چارجز کی وجہ سے بڑھ گئیں جس سے خام ہال کی لاگت بڑھی، جبکہ شادی ہال کے چارجز دو لگنگ ٹیکس کے سخت نفاذ کے بعد بڑھ گئے۔ چونکہ یہ قیمتیں بلند تھیں، اس لیے بلند اساس کی وجہ سے مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کی نسبت موجودہ نمونوں میں کمی دکھائی دی۔

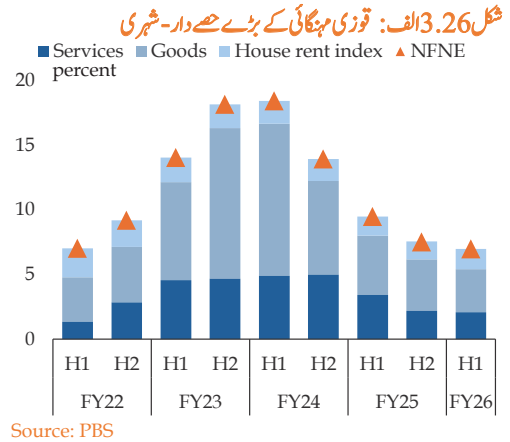
بینک دولت پاکستان

کے اثرات ظاہر کرتا ہے (جدول 3.8)۔<sup>55</sup> ضوابط کی حدود کی خلاف ورزی کرتے ہوئے نجی تعلیمی اداروں بالخصوص میڈیکل کالجز نے تعلیمی فیسوں میں بے تحاشہ اضافہ کیا۔<sup>56</sup> دوسری طرف، اقتصادی سرگرمیوں میں بہتری کے ساتھ ساتھ مکان کے کرایوں میں اضافہ ہوا جس سے بڑے شہری مراکز میں مکانات کی طلب بڑھ گئی۔<sup>57</sup> مکانات کے کرایوں میں مستقل اضافہ عمومی طور پر ہاؤسنگ مارکیٹ میں ساختی عدم توازن کی عکاسی کرتا ہے۔<sup>58</sup>

اس کے علاوہ، بنیادی مہنگائی کا جوارہنا بھی ساختی چیلنجوں کے اثرات کی نشاندہی کرتا ہے، جس میں مہنگائی کی ماضی کے حوالے سے توقعات اور مارکیٹ کی خامیاں شامل ہیں۔ جیسا کہ شکل 3.28 میں دکھایا گیا ہے، مالی سال 25ء کی دوسری ششماہی کے مختصر عرصے میں کمی کے سوا، گھرانوں کی



تیزی مہنگائی میں مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کی نسبت بہتری کے باوجود، مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں اس کا حجم مالی سال 25ء کی دوسری ششماہی کی سطح کے آس پاس برقرار رہا۔ تیزی مہنگائی میں یہ جمود سونے کی عالمی قیمتوں، مکانات کے کرایوں اور تعلیمی اداروں کی فیسوں میں اضافے



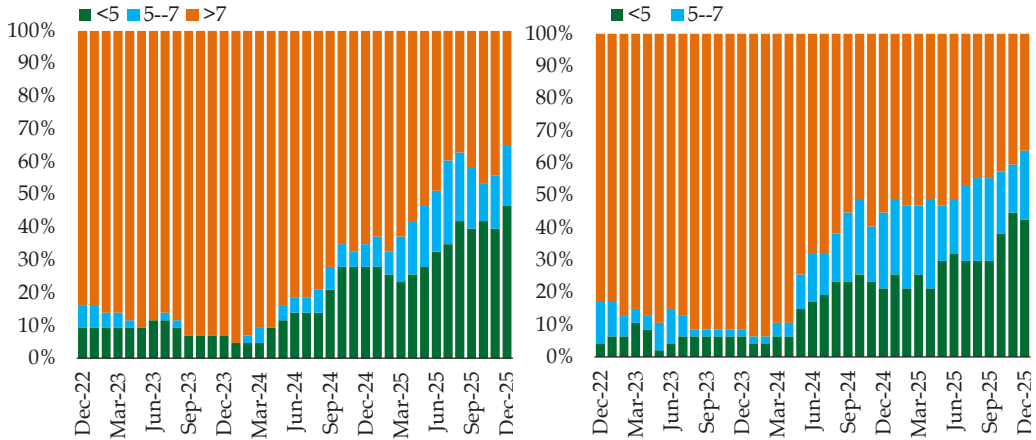
<sup>55</sup> ذاتی ایشیا میں سونامب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ جبکہ ذاتی استعمال کی دیگر ایشیا میں چاندی، وال کاک، مصنوعی زیورات، سوٹ کبس ریگینز، ٹرک، اور خواتین کے پرس شامل ہیں۔

<sup>56</sup> ماخذ: <https://www.na.gov.pk/en/pressrelease.php?content=103>۔ مورخہ 20 اکتوبر 2025ء۔

<sup>57</sup> مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں مکانات کی قیمتیں مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں بڑھتا ہوا رجحان دکھاتی ہیں، جو بڑھتی ہوئی طلب کی نشاندہی کرتی ہے۔ ماخذ: [www.zameen.com](http://www.zameen.com)۔

<sup>58</sup> علی (2021ء) اس بات کو اجاگر کرتے ہیں کہ پاکستان کو قومی سطح پر مکانات کی کمی کا سامنا ہے، جو ہر سال خسارے میں اضافہ کرنے والی سالانہ کمی سے مزید بڑھ جاتا ہے۔ علی، واہی۔ (2021ء) پاکستان میں رہائشی قیمتوں پر اثر انداز ہونے والے معاشی عوامل کا تجزیہ۔ پائپرز۔

شکل 3.27 الف: غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی کے حصے کا تعدد۔ شہری شکل 3.27 ب: قوزی مہنگائی کے بڑے حصے دار۔ دیہی



Source: PBS

جس سے ان کی قیمت بندی کے تعین کی طاقت ظاہر ہوئی (شکل 3.29)۔  
60 آخر، کم از کم اجرت میں اضافے<sup>61</sup> نے بنیادی ایشیا اور خدمات دونوں میں  
قیمتوں پر دباؤ بڑھا دیا۔

مہنگائی کے بارے میں مسلسل بلند توقعات نے قوزی مہنگائی کے جمود میں  
کردار ادا کیا۔<sup>59</sup>

مزید برآں، کارپوریٹ اداروں کے خام مارجن میں اضافے نے قوزی مہنگائی  
کے رجحانات کو بھی متاثر کیا، کیونکہ کچھ شعبوں کی فرموں نے مالی سال 26ء  
کی پہلی سہ ماہی کے دوران خام مال کی لاگت میں کمی کے باوجود اپنی قیمتوں  
میں اضافہ کیا۔

<sup>59</sup> اسٹیٹ بینک (2025ء) اور چودھری و دیگر (2016ء) تجویز کرتے ہیں کہ معاشی سیکٹرز کی مہنگائی کی ماضی کو مد نظر رکھتے ہوئے توقعات پاکستان میں قوزی مہنگائی برقرار رکھنے کا باعث بنتی ہیں۔ اسٹیٹ بینک (2025ء)۔ پاکستانی معیشت کی کیفیت پر سالانہ رپورٹ 2024-25ء۔ اسٹیٹ بینک۔

چودھری، ایم اے، فہیم، اے، حنیف، ایم این، فہیم، ایس، اور پاشا، ایف۔ (2016ء) قیمت کا تعین اور قیمتوں کا جمود: ایک ترقی پذیر معیشت کا نقطہ نظر۔ جرنل آف میکر واکٹانس، جلد 48، نمبر 1  
60 مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں، 47 میں سے 44 بنیادی ایشیا اور خدمات کی قیمتوں میں اضافہ درج کیا گیا۔

<sup>61</sup> ذرائع: نمبر۔ SO (L&P) MW/2025، لیبر اینڈ اینج آڈیٹار ٹرسٹ، حکومت پنجاب۔ تاریخ 8 ستمبر 2025ء۔  
نمبر۔ SOL/LD/8-4/2025/MWB، محلہ لیبر، حکومت خیبر پختونخوا۔ تاریخ: 10 ستمبر 2025ء۔  
نمبر۔ SO (L-ID)/13-3/2016-I، لیبر اینڈ اینج آڈیٹار ٹرسٹ، حکومت سندھ۔ مورخہ 28 جولائی 2025ء۔

جدول 3.8: قومی مہنگائی میں بڑے شرکاء دار

فیصدی پوائنٹس			
شش 1م س 26ء	شش 1م س 25ء	شش 1م س 25ء	
16.8	11.1	6.2	ذاتی اشیا (سونا)
22.5	18.5	15.7	مکان کارائی
11.7	9.4	7.7	تعلیم
8.7	6.8	5.4	ذاتی استعمال کی مصنوعات
2.8	3.0	2.0	تیار ملبوسات

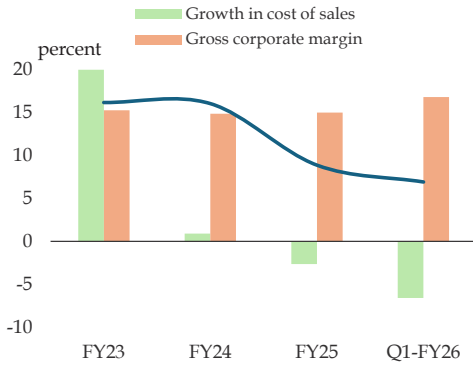
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

جدول 3.7: بہت قومی مہنگائی میں بڑے شرکاء دار

فیصدی پوائنٹس			
شش 1م س 26ء	شش 1م س 25ء	شش 1م س 25ء	
5.4	7.5	10.0	سوتی کپڑا
-2.0	1.7	2.6	تفریح اور ثقافت
-2.6	0.4	1.4	نصابی کتب
3.5	7.8	6.5	جوئے
3.0	2.8	5.4	بیرن ہال چارٹرز

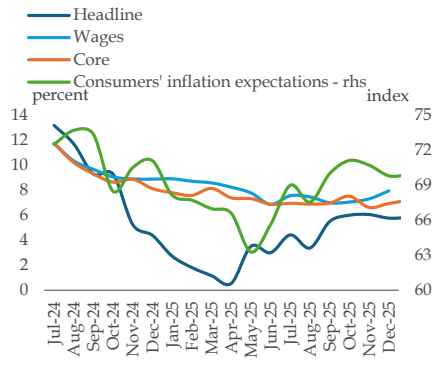
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

شکل 3.29: قومی مہنگائی کو متاثر کرنے والے عوامل



Source: SBP

شکل 3.28: قومی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ، قومی مہنگائی، اور مہنگائی کی توقعات



Sources: PBS; SBP

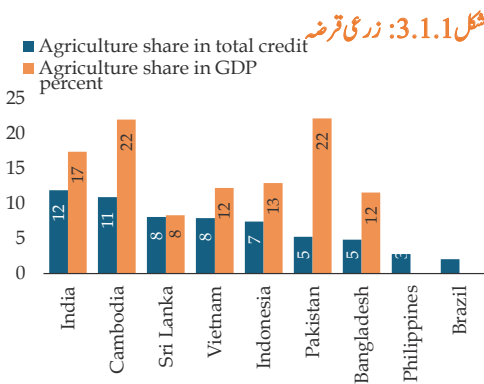
باس 3.1: زرعی مالیات میں بہتری کے لیے اصلاحاتی اقدامات

پاکستان میں زراعت کے شعبے کا جی ڈی پی میں حصہ تقریباً بیس فیصد ہے، جس سے تقریباً 33 فیصد لیبر فورس کو روزگار ملتا ہے۔<sup>62</sup> تاہم مالی سال 25ء میں باضابطہ مالیات میں اس شعبے کا حصہ نجی شعبے کے کل قرضوں کے 5 فیصد کے قریب رہا ہے، جو ہم سے ممالک کے مقابلے میں کم ہے (شکل 3.1.1)۔ لٹریچر سے پتہ چلتا ہے کہ قرضے پاکستان میں زرعی پیداوار پر مثبت اثر ڈالتے ہیں [Ishfaq and Khalid (2025), Khan (2019), Chaiya et al. (2023)]۔ لہذا، ملک میں بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر زرعی قرضوں میں اضافہ غذائی فراہمی کو برقرار رکھنے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔<sup>64</sup>

حکومت اور اسٹیٹ بینک نے زرعی قرضے کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے، وقتاً فوقتاً مختلف معاون اقدامات اور پالیسیاں متعارف کروائی ہیں۔<sup>65</sup> ان کو ششوں کے باوجود، کل قرضے میں زرعی قرضے کا حصہ جی ڈی پی میں زرعی قرضوں کے حصہ کے اعتبار سے خاص کم ہے۔ اس سلسلے میں یہ باس ملکی تجربات کے پیش نظر اصلاحات کے لیے درج ذیل اقدامات تجویز کرتا ہے۔

خطے کو کم کرنے کے لیے قرضہ ضمانت کی کوویج بنھانا

زراعت کو موسمی ساخت، کیڑوں اور قیمتوں میں اتار چڑھاؤ جیسے دھچکوں کا سامنا کرنا ہے، جس سے کاشت کاروں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کمزور اور دیوالیہ ہونے کے خطرات میں اضافہ ہو جاتا ہے (شکل 3.1.2)۔<sup>66</sup> اس کمزوری کی وجہ سے شعبہ ہذا کو قرضے میں وسعت دینے کے حوالے سے بینکوں کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے، پاکستان میں



Source: FAO

چھوٹے کاشت کاروں اور کم مالی خدمات کے حامل علاقوں کے لیے رسک کوریج اسکیم فراہم کی جاتی ہے، جس میں قرض کی صرف 10 فیصد رقم کا احاطہ کیا جاتا ہے۔<sup>67</sup> اس کے برعکس، کمبوڈیا کی کریڈٹ گارنٹی کارپوریشن قرضوں پر 80 فیصد تک ضمانت فراہم کرتی ہے۔<sup>68</sup> مزید یہ کہ، کوریج صرف فصلوں کے لیے ہے، جس میں مویشی شامل نہیں ہیں۔ یہ امر بھی نگہ بانی کے زمرے میں نسبتاً کم قرضے لینے کی ایک وجہ ہے۔ مختلف ملکوں کے موازنے سے پتہ چلتا ہے کہ اسکیم کی کوریج میں اضافہ کر کے بینکوں کو یہ ترغیب دلائی جاسکتی ہے کہ وہ زرعی شعبے کے لیے قرضوں میں مزید اضافہ کریں۔

<sup>62</sup> پاکستان دفتر شماریات (2025ء)۔ پاکستان لیبر فورس سروے 2024-25ء، پاکستان دفتر شماریات، اسلام آباد۔

<sup>63</sup> یہ شعبہ 61 فیصد خواتین کو بھی روزگار فراہم کرتا ہے۔

<sup>64</sup> عبداللہ دو بگر (2015ء) پاکستان میں زرعی قرضہ: ماضی کے رجحانات اور مستقبل کے امکانات، جرنل آف ایگزیٹو انوائزمنٹل ایبیلٹی یو ایچ ڈی ایف، جلد 5، نمبر 12۔

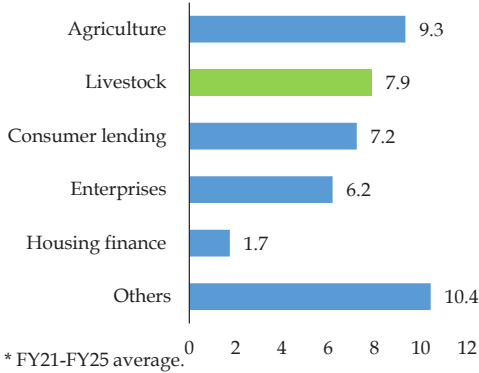
<sup>65</sup> چند اہم اقدامات میں 2008ء میں متعارف کردہ فصلی قرض بیمہ اسکیم، 2016ء میں متعارف کردہ چھوٹے اور پسماندہ کاشت کاروں کے لیے قرضہ ضمانت، اور 2022ء میں آفات سے متاثرہ کاشت کاروں کے لیے ہدفی امدادی اقدامات شامل ہیں۔ 2025ء میں، اسٹیٹ بینک نے زرعی-ای سروس متعارف کرائی، جو مکمل طور پر ڈیجیٹل، بلا ضمانت قرضہ اسکیم ہے۔ نجی شعبے میں، حبیب بینک لمیٹڈ نے 2024ء میں ایک ڈیجیٹل ادارہ ایچ بی ایل زرعی سروسز لمیٹڈ قائم کیا ہے تاکہ کاشت کاروں کو ڈیجیٹل آلات، بیج، کھاد، اور زرعی مشینوں سے متعلقہ قرضے فراہم کیے جاسکیں۔

<sup>66</sup> ایگری سینس (2023ء)۔ پاکستانی زراعت کی کیفیت اور مصنوعات کی جدت کے لیے دلائل۔

<sup>67</sup> ماخذ: شعبہ زرعی قرضہ اور مالی شمولیت سرکلر نمبر 02 برائے 2025ء، اسٹیٹ بینک

<sup>68</sup> ماخذ: 24، <https://www.cgce.com.kh/en/> فروری 2026ء کو رسائی حاصل کی گئی۔

شکل 3.1.2: شعبہ کی تناسب\*



\* FY21-FY25 average.  
Source: SBP

ہم سروس کی مدد اور نگرانی کی روشنی میں اراضی زمین رکھنے پر کاشت کاروں کے انحصار کو کم کرنا

پاکستان میں زرعی شعبے کے بلند خاکہ خطر کی وجہ سے زرعی قرضوں کو سخت رہن اور دستاویزی ضروریات کا سامنا ہے۔ تاہم، بکھری ہوئی اراضی ملکیت اور ناقص دستاویزیات کے سبب کاشت کاروں کی زمین کو بطور رہن استعمال کرنے کی اہلیت محدود ہو جاتی ہیں۔ بیشتر کاشت کار دیوالیہ کی صورت میں زمین سے محروم ہو جانے کے خوف کے باعث اپنے اس بنیادی اثاثے کو گروی رکھنے سے بھی احتراز کرتے ہیں، جو انہیں سیالیت کی ضروریات پوری کرنے کے لیے غیر رسمی قرض گاروں کی طرف دھکیلتا ہے۔<sup>69</sup> ان رکارڈوں کو کم کرنے کے لیے، 1992ء میں بھارت کی جانب سے متعارف کردہ گروپ پر مبنی قرضے دینے کے ماڈل سے پاکستان سبق حاصل کر سکتا ہے، جو مقامی کمیونٹی کے گروپوں کو بینکوں سے شملک کرتا ہے۔ اس طریقہ کار سے رہن کی ضروریات ختم ہو جاتی ہیں اور ہم سروس کی مدد اور نگرانی پر انحصار کیا جاتا ہے۔<sup>70</sup> اسی طرح، بنگلہ دیش کے گرامین بینک ماڈل میں قرض لینے والوں کو چھوٹے گروپوں اور مراکز میں ہفتہ وار اجلاسوں کے ذریعے منظم کیا جاتا ہے، جس میں ہم سروس کے نظم و ضبط، اور لون افسران کی فیڈ بک نگرانی کی مدد سے قرضے کی واپسی اور رہن کے بغیر قرضے کی فراہمی یقینی بنائی جاتی ہے۔<sup>71</sup>

متبادل ڈینا کے استعمال سے ادائیگی قرض کی صلاحیت جانچنے کی سند (کریڈٹ ہسٹری) کا حصول

اکثر بیشتر دیہی بازاروں میں، لین دین غیر دستاویزی ہوتا ہے، جس کی وجہ سے بینکوں کے لیے روایتی طریقوں سے ادائیگی قرض کی صلاحیت کا اندازہ لگانا مشکل ہو جاتا ہے۔ بہت سے کاشت کار بینک کھاتوں کے حامل نہیں یا انہیں رسمی خدمات تک محدود رسائی کا سامنا کرنا ہوتا ہے، اور کریڈٹ ہسٹری کی عدم موجودگی کی وجہ سے قرض کا حصول دینے والے خطرے سے دوچار ہو جاتا ہے۔ اس معاملے کو ذریعہ غور لاتے ہوئے، اسٹیٹ بینک نے 2024ء سے بینکوں کو یہ اجازت دے دی ہے کہ وہ 'خسرہ گردآوری' کے متبادل کے طور پر سیٹلائٹ پر مبنی ڈیٹا کو استعمال کر سکتے ہیں۔<sup>72</sup> مزید برآں، صوبوں میں اراضی کے ریکارڈ کی ڈیجیٹائزیشن کا عمل بھی جاری ہے؛ پنجاب نے اپنے اراضی ریکارڈ کا تقریباً 90 فیصد ڈیجیٹائز کر لیا ہے،<sup>73</sup> اور خیبر پختونخوا نے 2025ء میں تقریباً 50 فیصد رقبے کے ریکارڈ کا احاطہ کر لیا ہے۔<sup>74</sup> ڈیجیٹل اراضی ریکارڈ سے بینکوں کو ملکیت کی جلد تصدیق کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

معلومات کی کمی کو مزید دور کرنے کے لیے، بینکوں کو متبادل ڈیٹا، جیسے خام مال کی خریداری، پیداوار کی فروخت، اور ڈیجیٹل بیسٹ ٹریڈز، سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جائزہ قرض (کریڈٹ اسسٹمنٹ) کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے ایگری مال<sup>75</sup> جیسے پلٹ فارمز کے اشتراک سے خام مال کی خریداری کے لیے ادائیگیوں کو ٹریک کر کے قابل تصدیق ٹرانزیکشن ٹریڈ وضع کی جاسکتی ہیں، جس سے قرض فراہمی کے جائزوں میں مدد مل سکتی ہے۔ اسی طرح، فیڈلڈ کی باقاعدہ نگرانی سے قرض فراہمی کے لیے جانچ اور فیصلوں میں اعتماد کو بہتر بنایا جاسکتا ہے۔

<sup>69</sup> پائیڈ (2022ء)۔ زرعی تشہیر میں آرتھسز کا کردار: کاشت کاروں کا استحصال کرنے والا یا سہولت کار؟ ماخذ: پائیڈ۔

<sup>70</sup> گلائی ونگر (2019ء)۔ بھارت میں زرعی قرض کا نظام: ارتقا، کارکردگی اور جدت۔

<sup>71</sup> رحمان (2011ء)۔ بنگلہ دیش میں گرامین بینک ماگنرڈ فنانس طریقوں کا مجموعہ۔ انٹرنیشنل جرنل آف آکسائیڈ فنانس

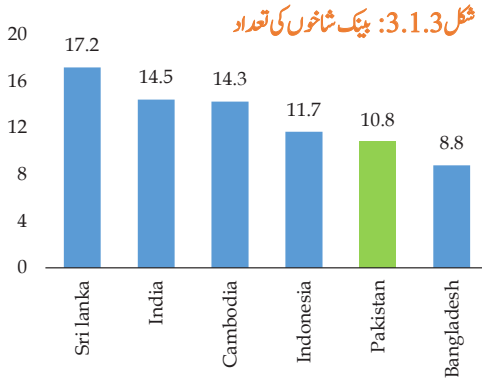
<sup>72</sup> خسرہ گردآوری سے مراد مقامی ریونیو حکام (پواری) کی جانب سے فصلوں کا معائنہ اور کاشت کی حالت کا وقتاً فوقتاً ریکارڈ ہے۔

<sup>73</sup> ماخذ: پنجاب لینڈ ریکارڈز اتھارٹی

<sup>74</sup> ماخذ: ریونیو اور اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ، حکومت خیبر پختونخوا

<sup>75</sup> ایگری مال ایک جامع آڈٹ لیٹ نیٹ ورک ہے، جو کاشت کاروں کو گرین پاکستان انیٹیٹیو کے تحت اعلیٰ معیار کے بیج، کھاد، کیڑے مار دوا، اور جدید مشینری کی کرائے پر دستیابی کے لیے ایک جامع پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26



معیاری بند موسمی مصنوعہ مالکاری (پروڈکٹ فنانسنگ) کے ذریعے رسمی قرض فراہمی میں ضوابطی تاخیر کو کم کرنا غیر رسمی ذرائع قرضوں تک فوری رسائی فراہم کرتے ہیں، اس لیے اکثر پیشتر انہیں ترجیح دی جاتی ہے۔ اس کے برعکس، رسمی ذرائع سے قرض کے حصول کے لیے دستاویزات کی ضروریات اور ضوابطی جانچ پڑتال کی وجہ سے تاخیر ہو سکتی ہے۔ جب ہوائی کے موسم میں کریڈٹ دستیاب نہیں ہوتا، تو کاشت کار خام مال (بیج) کا استعمال کم کر سکتے ہیں، کاشت میں تاخیر کر سکتے ہیں، یا غیر رسمی ذرائع کا سہارا لے سکتے ہیں۔ اس مسئلے سے نمٹنے کے لیے، وزیر اعلیٰ پنجاب لائیو اسٹاک اسکیم اور 2024ء میں متعارف کرائے گئے وزیر اعلیٰ پنجاب کسان کارڈ کے ذریعے کاشت کار بلاسود موسمی فنانسنگ فراہم کی جاتی ہے۔ ملک کے باقی حصوں میں اسی طرح کے پروگراموں کو متعارف کرانے سے کاشت کاروں کے لیے سستے قرضوں کا حصول ممکن بن سکتا ہے، جس کے وسیع اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

متعلقہ فریم ورک اختیار کر کے قرضوں تک رسائی کو بہتر بنانا

پاکستان میں زرعی قرضوں کی راہ میں بینکوں کی محدود شاخیں اور مالی اداروں تک رسائی کے لیے طویل فاصلہ بڑی رکاوٹیں ہیں (شکل 3.1.3)۔ اسی طرح کے چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے، ریٹرو بینک آف انڈیا نے 2006ء میں برٹن کو سپانڈنٹ فریم ورک متعارف کرایا جس میں بینکوں کو مقامی ایجنٹوں کے ذریعے خدمات فراہم کرنے کے قابل بنایا گیا۔ یہ ایجنٹ صارف کے حصول اور قرض کی کارروائی میں معاونت کر سکتے ہیں۔ یہ ایجنٹس چھوٹی مالیت کے قرضوں کی تقسیم اور وصولی، ڈپازٹ وصولی، اور ترسیلات زر جیسی بنیادی ٹرانزیکشنز بھی کر سکتے ہیں۔ پاکستان میں اسی طرح کے فریم ورک کو اپنانے سے رسائی میں رکاوٹیں کم ہوں گی، قرضوں تک رسائی کو وسعت ملے گی، اور قرضوں کے رسمی ذرائع سے کاشت کاروں کا تعلق مضبوط ہوگا۔ مزید برآں، پاکستان زرعی مالیات کے لیے خصوصی ادارے، زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ (زیڈیٹی بی ایل) سے فائدہ اٹھا سکتا ہے، جسے کریڈٹ سروسز کے لیے 58 فیصد دیہاتوں تک رسائی حاصل ہے۔<sup>76</sup> زیڈیٹی بی ایل قرض کی وصولی کے طریقہ کار کو بہتر بنانے کے لیے قرض کی فراہمی کے حوالے سے صارف کی ضروری مستعدی کے مضبوط ضوابط کا نفاذ کر کے زرعی قرضوں کو بڑھانے میں زیادہ موثر کردار ادا کر سکتا ہے۔

کاشت کاروں کی ضروریات کا زیادہ موثر طریقہ سے جائزہ لینے کے لیے بینک کے عملے کو تربیت دینا

کاشت کاروں کو زرعی قرضے فراہم کرنے کی غرض سے ان کی قرضہ جاتی ساکھ اور مالی ضروریات کے تعین کے لیے تربیت یافتہ عملے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اکثر اوقات بینک اس مہارت سے عاری ہوتا ہے، جس کی وجہ سے بینک خطرے سے بچنے کے لیے زیادہ محتاط رویہ اختیار کرتے ہیں۔ اس خلا کو پُر کرنے کے لیے، بینک کے عملے کو زرعی علوم اور دیہی مالیات کی تربیت دی جانی چاہیے تاکہ وہ زرعی سائیکلوں جیسے فصلوں کی پیداوار کے موسم، مویشیوں کے انتظام اور نقدی کے بہاؤ کے موسم کو بہتر طور پر سمجھ سکیں۔ جس سے بینکوں کو کاشت کاروں کی ضروریات اور خطرے کے جائزے کو بہتر طور پر سمجھنے ہونے اپنی مالی مصنوعات متعارف کرانے میں مدد ملے گی۔

\*اس باکس کی تحریر میں محمد ذوبیب کے کردار کا اعتراف جاتا ہے۔

<sup>76</sup> پاکستان دفتر شماریات (2020ء)۔ پاکستان موضع مردم شماری 2020ء، پاکستان دفتر شماریات، اسلام آباد۔

### بکس 3.2: گرین فنانسنگ کے ذریعے ماحولیاتی تبدیلی سے مقابلہ کرنا

پاکستان کا گرین فنانسنگ کا ماحولیاتی نظام حالیہ برسوں میں بتدریج ترقی کر رہا ہے۔<sup>77</sup> اسٹیٹ بینک اور حکومت نے گزشتہ چند سالوں میں مالی نظام میں موسمیاتی خطرات کو کم کرنے کے لیے مختلف اقدامات متعارف کرائے ہیں۔<sup>78</sup> تاہم، پاکستان میں ماحول دوست قرضوں کا پیمانہ مختلف عوامل جیسے پائیدار سرمایہ کاری کے مواقع کے بارے میں آگاہی، ماحول دوست منصوبوں کی بلند ابتدائی لاگت اور ماحول دوست مصنوعات کی محدود تعداد ہے۔ اس تناظر میں، یہ بکس پاکستان میں موسمیاتی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کی غرض سے کئی اقدامات کا احاطہ کرتا ہے۔

**ماحول دوست سرمایہ کاری کے رجحانات کی گہرائی:** گرین فنانسنگ کی ضروریات کا اندازہ لگانے میں ایک اہم چیلنج نجی شعبے کی سرمایہ کاری کے بارے میں جامع ڈیٹا کی کمی ہے۔ جو جزوی طور پر یکساں درجہ بندی کے فریم ورک کی عدم موجودگی سے پیدا ہوتا ہے۔ 2025ء میں پاکستان گرین ٹیکسٹونومی کا آغاز ایک اہم سنگ میل ہے، جو ماحول دوست منصوبوں کی وضاحت کرتا ہے، سرمایہ کاروں کو تعینات پذیرا ہونے کی شناخت کرنے اور برائے نام ماحول دوست منصوبوں (گرین واشنگ) کے خطرات کم کرنے میں مدد دیتا ہے۔<sup>79</sup> گرین فنانسنگ کی حوصلہ افزائی کے لیے، ملک میں مختلف شعبوں میں اختیار کیے جانے والے رجحانات کی گہرائی کرنی چاہیے، جو پالیسی میں تفریق کی نشاندہی اور ابھرتی ہوئی ضروریات کی بنیاد پر فریم ورک کو بہتر بنانے میں مدد دے گا۔ مختلف ترقی یافتہ اور ابھرتی ہوئی معیشتیں شعبہ جاتی بنیاد پر ماحول دوست سرمایہ کاری کے رجحانات مرتب اور شائع کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر، یو ایس کلیمن انویسٹمنٹ مانیٹر ایک سہ ماہی ڈیٹا بیس ہے جو ماحول دوست توانائی، گاڑیوں کی ماحول دوست پیداوار، برقی کاری (ایلیکٹریکلٹیشن) اور دیگر کاربن ٹیکنالوجیز میں سرمایہ کاری کو ٹریک کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اسی طرح، چین کا گلوبل گرین بیک انویسٹمنٹ ڈیش بورڈ<sup>80</sup> ایک جامع ڈیٹا بیس ہے جو بجلی سے چلنے والی گاڑیوں (ای وی) کی قدری زنجیر میں سرمایہ کاری کو ٹریک کرتا ہے، جس سے پائیدار ترقی کے ملکی عزم کے بارے میں معلومات حاصل ہوتی ہیں۔

**نجی شعبے میں استعداد کاری:** بینکوں اور کاروباری اداروں، خاص طور پر چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں (ایس ایم ایز) کو ماحول دوست قرضہ آلات کا مکمل ادراک نہ ہونا ایک بڑی رکاوٹ بنا ہوا ہے۔ ماحولیاتی خطرات، پائیدار قرض گاری روایات، اور ماحول دوست سرمایہ کاری کے طویل مدتی فوائد کے حوالے سے مالی اداروں کی داخلی مہارت کو تقویت دینے کے لیے ترقیاتی پروگراموں میں سرمایہ کاری کرنی چاہیے۔<sup>iv,iii</sup> دریں اثنا، پائیدار پیداواری طریقے اپنانے کے حوالے سے ایس ایم ایز کی حوصلہ افزائی کے لیے مدنی آگاہی مہمات اور استعداد کاری اقدامات درکار ہیں۔ تکنیکی علم میں اضافہ کرنے سے کاروباری اداروں کو ماحول دوست منصوبوں کی بہتر شناخت، ساخت اور نفاذ میں مدد ملے گی، جس سے ان کی مالی رسائی میں بہتری آئے گی۔

**ماحول دوست مالی مصنوعات کی دستیابی میں اضافہ:** پاکستان میں اس وقت ماحول دوست قرضے، ہانڈ اور انشورنس مصنوعات جیسے محدود گرین فنانسنگ آلات کی پیشکش کی جاتی ہے۔ رسائی کو وسیع کرنے کے لیے، مالی اداروں کو مقامی مارکیٹ کی ضروریات کے مطابق جدید حل وضع کرنے کی ترغیب دی جانی چاہیے۔ ایک قابل ذکر مثال پرواز فنانشل سروسز لمیٹڈ کی جانب سے جاری کردہ روپوں میں پہلا گرین بانڈ ہے، یہ ادارہ پاکستان اسٹاک ایکسچینج کی فہرستی کمپنی ہے، جس کے اغراض و مقاصد میں قابل تجدید توانائی، ماحول دوست توانائی، اور ماحول دوست ٹرانسپورٹ کے اقدامات کی مالی معاونت شامل ہے۔ ضابطہ کارر جسٹریشن فیض میں کمی جیسی مراعات سے اس زمرے میں مارکیٹ کی دلچسپی کو فروغ دے سکتے ہیں۔

**ماحول دوست منصوبوں کے لیے قرضہ ضمانت اسکیمیں متعارف کرانا:** کم مالی سہولتوں کے حامل شعبوں جیسے ایس ایم ایز اور زراعت کے قرض گیروں کو محسوس خطرات اور محدود رہن کے باعث اکثر و بیشتر موسمیاتی پہلوؤں کو ملحوظ رکھنے والی سرمایہ کاری حاصل کرنے میں مشکلات کا سامنا رہتا ہے۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے، حکومت کو قرضہ ضمانت اسکیمیں شروع اور ترقی دینی

<sup>77</sup> ماحول دوست قرض بھی ایک منظم مالی سرگرمی ہے جو بہتر ماحولیاتی نتائج یقینی بنانے کے لیے تشکیل دی گئی ہے۔ اس میں مختلف قرضے، قرض کے طریقہ کار اور سرمایہ کاری شامل ہیں، جو ماحول دوست منصوبوں کی تشکیل کی حوصلہ افزائی یاروایتی منصوبوں کے ماحولیاتی اثرات کم کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ ماخذ: عالمی اقتصادی فورم

<sup>78</sup> تفصیلات کے لیے باب 6 ملاحظہ کیجیے۔

<sup>79</sup> گرین واشنگ کمپنیاں یا مصنوعات وہ ہوتی ہیں جنہیں زیادہ ماحول دوست کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔

## پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-26

ماحول دوست شعبوں کے لیے رعایتی فنڈنگ فراہم کرنی چاہیے۔ یہ اسکیمیں ان شعبوں کی قرضے تک رسائی کو خاصا بہتر بنا سکتی ہیں، جو موسمیاتی تخفیف اور موافقت کے منصوبے کام کر رہے ہیں۔ 80 i. viii

**ماحول دوست قرضوں کی فراہمی کے لیے خصوصی ادارہ قائم کرنا:** آسٹریلیا، بھارت، اور برطانیہ سمیت بین الاقوامی تجربات سے استفادہ کرتے ہوئے، پاکستان خصوصی گرین فنانسنگ ادارے قائم کرنے پر غور کر سکتا ہے۔ ایسے ادارے مخصوص مالی مصنوعات پیش کر سکتے ہیں، بلند خطر منصوبوں کے لیے ضمانتیں فراہم کر سکتے ہیں، گرین بانڈز اور اثاثہ جات پر مبنی گرین تسکات جاری کر سکتے ہیں، اور گرین فنانشل ٹریڈنگ کے لیے مضبوط مارکیٹ کی تشکیل میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ ایسا ادارہ ملکی اور بین الاقوامی سرمایہ کاروں سے فنڈز کو موسمیاتی ہم آہنگ منصوبوں میں منتقل کرنے کے لیے واسطی فریق کے طور بھی کام کر سکتا ہے۔<sup>iv</sup>

**ماحول دوست سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کرنا:** حکومت کو گرین ٹیکنالوجیز میں سرمایہ کاری کو فروغ کے لیے ماحول دوست منصوبوں کے لیے درکار آلات کی درآمدات پر مراعات دینی چاہیے۔ اسی طرح، مقامی کمپنیوں کو تکنیکی مہارت فراہم کرنے کی صلاحیت رکھنے والے غیر ملکی سرمایہ کاروں کو ہدفی مراعات دی جانی چاہئیں۔<sup>v</sup>

**ماحولیاتی وقف فنڈ کا قیام:** صوبائی حکومتیں ماحولیاتی وقف فنڈز بنا کر ماحول دوست اقدامات کے لیے طویل مدتی ممالک کی کابند و بند کر سکتی ہیں۔ اس فنڈ کی رقم کو ماحول دوست منصوبوں پر لگایا جاسکے گا اور بیرونی گرانٹس پر انحصار کم ہو جائے گا۔ اس حوالے سے ایک مثال پنجاب انوائزمنٹ اینڈ وینٹس فنڈ کی ہے۔ یہ فنڈ ماحولیاتی شعور رکھنے والے انٹارٹاپس اور کاروباری اداروں کو فروغ دینے کے لیے 15 ارب روپے سے شروع کیا گیا تھا۔ پانچ ماہ موسمیاتی ممالک کی یقینی بنانے کے لیے دیگر صوبے اسی طرح کا طریقہ کار اپنا سکتے ہیں۔<sup>iii</sup>

پاکستان نے اپنے مالی نظام کو ماحول دوست بنانے کے لیے اہم اقدامات کیے ہیں۔ ضوابطی فریم ورک کو مضبوط بنانے، مارکیٹ کی استعداد میں اضافہ، مالی مصنوعات میں توسیع، اور کاروباری اداروں و عوام دونوں کو مراعات دینے سے ملکی معیشت مزید مضبوط اور کاربن کے کم اخراج کی جانب منتقل ہو سکے گی۔

\* اس باکس کی تحریر میں عبدالباسط عرف شہزاد کی خدمات کا اعتراف کیا جاتا ہے۔

حوالہ جات:

- (i) ماخذ: CIM- کلین انویسٹمنٹ اینڈ رسٹیب ہے <https://www.cleaninvestmentmonitor.org/> ii
- ماخذ: چائنا گلوبل ٹیک انویسٹمنٹ ڈیش بورڈ سٹیٹیاپ ہے: <https://cbm.rhg.com/dashboard/china-global-clean-tech-investment-dashboard> iii
- ایس ڈی پی آئی (2022ء) پالیسی بریف، توانائی کی منتقلی کی حمایت کے لیے ماحول دوست قرضے: پاکستان کے لیے اختیارات اور چیلنجز
- (iv) جی ایف آئی (2025ء) گرین فنانس انسٹی ٹیوٹ، ٹرانزیکشنز ٹرانزیشن، اکتوبر 2025ء
- (v) ماخذ: فنانس ڈویژن، پاکستان کارپوریشن میں پہلا گرین بانڈ جو موسمیاتی ممالک کی کو تیز کرنے کے لیے شروع کیا گیا، پریس ریلیز نمبر 253، 21 مارچ 2025ء
- (vi) عالمی بینک (2021ء)، ماحول دوست قرضہ ضمانت کی سرکاری اسکیموں کے لیے رہنما خطوط۔ عوام کے لیے مشاورتی دستاویز۔ کنٹ۔ پی ڈی ایف
- (vii) اے ایف آئی (2022ء) مالی شمولیت کے لیے اتحاد، خصوصی رپورٹ، چھوٹی ایس ایم ایز کے لیے ماحول دوست قرضہ ضمانت اسکیمیں، 2022ء
- (viii) صارف اشاریہ قیمت (2025ء)۔ کلائمٹ پالیسی انسٹی ٹیوٹ، ماحول دوست ٹیکوں کی کیفیت 2025ء

<sup>80</sup> کچھ ممالک کی مثالیں یہ ہیں، گھانا، مراعات پر مبنی تبادلہ کھنڈ کا نظام برائے زرعی قرضہ (GIRSAL)، جو چھوٹے کاشت کاروں اور بڑی کمپنیوں کو زرعی قدرتی زنجیر اور قابل تجدید منصوبوں میں مدد دینے کے لیے ضمانت اسکیم ہے، اور اردن کی قرضہ ضمانت کارپوریشن (JLGC) جو قابل تجدید توانائی، توانائی کی بچت، ایس ایم ایز اور مائیکرو فنانس صنعتوں کو قرضہ ضمانت فراہم کرتی ہے، اور خواتین پر مبنی ایس ایم ایز کو ترجیح دی جاتی ہے۔

(ix) پاپیائی ڈی پی (2023ء)، پاپیائی بریف، پاکستان کے مالی نظام کو ماحول دوست بنانا، 2023ء  
 (x) عالمی بینک (2020ء)۔ ماحول دوست ترقی کے لیے سرمایہ کاری کا فروغ۔ 2020ء  
 (xi) محکمہ ماحولیاتی تحفظ اور موسمیاتی تبدیلی، حکومت پنجاب، اس لنک پر دستیاب:  
<https://epd.punjab.gov.pk/adps>

### بکس 3.3: گندم کی پاپیائی اصلاحات کے مہنگائی پر اثرات

پاکستان میں گندم کی قیمتوں میں تبدیلی کے مہنگائی پر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ چونکہ گندم کا صارف اثرات یہ قیمت باسکٹ میں زیادہ وزن ہے، اس کی قیمتوں رڈ و بدل اکثر اوقات مہنگائی پر غالب رہتا ہے (شکل 3.3.1 اور 3.3.2)۔ گندم کی قیمتوں کا رجحان بھی فصل کی نفع آوری کا تعین کرنے والا ایک بڑا عنصر ہے اور اس لیے کاشت کاروں کی فصل کی کاشت کے بارے میں فیصلہ سازی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ پاپیائی اقدامات، پیداواری دیکھوں اور موسمی تبدیلیوں کی وجہ سے قیمتوں میں تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں اس لیے یہ پوری معیشت میں سرایت کر جاتی ہے۔ یہ باسکٹ پاکستان کی گندم کی خریداری اور مالی سال 25ء میں اعلان کردہ کم از کم سپورٹ پرائس نظام میں تبدیلی، اس کے اثرات اور موثر پاپیائی نفاذ کے لیے کچھ اہم پہلوؤں پر بات کرتا ہے۔

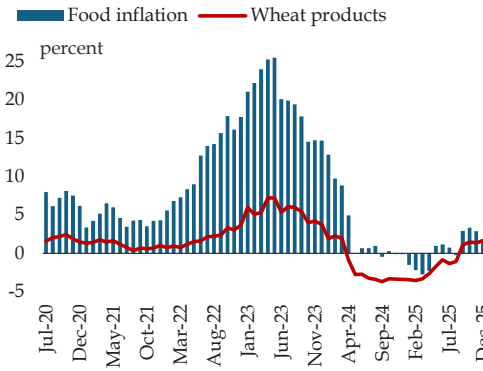
### قبل از اصلاحات گندم کی خریداری کا نظام

گذشتہ فریم ورک کے تحت، حکومت سالانہ کم از کم اعلانی قیمت کا اعلان کرتی تھی اور خوراک کے صوبائی محکموں اور پاسکو کے ذریعے بڑے پیمانے پر گندم کی خریداری کرتی تھی۔ پہلے سے اعلان شدہ قیمت پر بڑے خریدار کے طور پر کام کر کے، ریاست موثر طور پر قیمت کی حد مقرر کیا کرتی اور سرکاری ذخیرہ اندوزی اور اجراء کے ذریعے مارکیٹ کی حالات سازی کیا کرتی تھی۔ وقت کے ساتھ، اس نظام کی واضح خامیاں اور بھاری مالیاتی لاگت سامنے آئی۔ خریداری کی سرگرمیاں زیادہ تر کمرشل بینکوں کے قرضوں کے ذریعے کی جاتی تھی۔ سرکاری ذخائر کو اسٹوریج کے نقصانات اور معیار میں اتتری نے مزید نقصان پہنچایا، جبکہ خریداری اور اجراء کے فیصلے اکثر ویشیز مارکیٹ کے حالات کی بجائے انتظامی سختی اور سیاسی عوامل سے متاثر ہو کے کیے جاتے تھے۔<sup>1</sup>

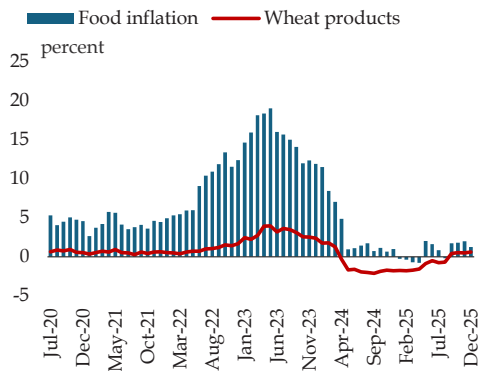
### مارکیٹ پر مبنی ذخیرہ نظام کی طرف منتقلی:

موجودہ گندم پاپیائی فریم ورک گذشتہ دو سالوں میں دو مرحلوں پر مشتمل منتقلی کا عکاس ہے۔ مالی سال 25ء میں، حکومت نے کم از کم اعلانی قیمت کا اعلان نہیں کیا اور مارکیٹ کو ڈی ریگولیت کرنے اور مالیاتی لاگت کم کرنے کے لیے معمول کی خریداری سے گریز کیا۔ گندم کی خریداری ٹی تا جروں اور آنے کی ملوں کے سپرد کردی گئی۔ ایک ایسا دور جس میں قیمتوں میں اتنا چڑھاؤ بڑھ

شکل 3.3.1 ب: غذائی مہنگائی میں گندم کا حصہ - دیہی



شکل 3.3.1 الف: غذائی مہنگائی میں گندم کا حصہ - شہری



Source: PBS

### 3.3.2: گندم کی پالیسی کا موازنہ

Support Price Regime	National Wheat Policy
Fixed MSP	Benchmark price
Government buys directly	Private sector procures
Large public stocks	Strategic reserves only
Government borrowing	Private financing
Positive Impact	Positive Impact
Higher price guarantee	Lower fiscal burden
Lower exposure to shocks	Improved market efficiency
Negative Impact	Negative Impact
High fiscal burden	Weaker price guarantee
Low market efficiency	High exposure to shock

Source: MNFSR

گیا۔<sup>81</sup> مالی سال 26ء کی پالیسی کے تحت، حکومت نے حسب سابق خریداری کی بجائے صرف اسٹریٹجک ذخیرہ کاری کے لیے مارکیٹ میں دوبارہ قدم رکھا (محل 3.3.3)۔ روایتی کم از کم اعلیٰ قیمت کی جگہ عالمی درآمدی قیمت کے برابر ایک علامتی بیچ مارک قیمت متعارف کرائی گئی ہے، اور مالی سال 26ء کے لیے گندم کی فی 40 کلو 3,500 روپے مقرر کی گئی ہے۔ یہ نشانہ قیمت فصل کی کٹائی کے دوران ذخیرے کی خریداری کے لیے ایک حوالہ ہوتی ہے اور قیمت کی قانونی حد کے طور پر کام نہیں کرتی۔<sup>ii</sup>

اس پر عملدرآمد لائسنس یافتہ نجی ایگریگیٹرز کو سونپا جاتا ہے، جبکہ حکومت اس وقت بولی کا عمل انجام دے رہی ہے۔ منتخب ہونے کے بعد، ایگریگیٹرز زراعت کاروں سے گندم حاصل کریں گے، خود آزادانہ طور پر مالکاری کا انتخاب کریں گے، مشترکہ تھیل میں منظور شدہ مراکز میں گندم ذخیرہ کریں گے، معیار اور پورنٹی کی ضروریات پوری کریں گے، اور ذخیرے کو صرف حکومت کے شیڈول کے مطابق جاری کریں گے۔ اسٹریٹجک ذخائر کے اہداف میں

وفاقی کے لیے 1.5 ملین میٹرک ٹن اور صوبائی تقسیم آبادی کی بنیاد پر ہے، جس میں پنجاب کے لیے 2.5 ملین میٹرک ٹن شامل ہیں۔<sup>iii</sup> مجموعی ذخیرہ تقریباً 6.2 ملین میٹرک ٹن ہے جو تقریباً دو سے تین ماہ کے ملکی مصرف کے برابر ہے، جبکہ معمول کی خریداری مارکیٹ کے نجی شرکاء کی جانب سے اگلے فصلی موسم سے کی جائے گی۔

س

#### متاح اور خطرات

نئے فریم ورک کے تحت، قیمتوں کی استحکام کو مقررہ قیمتوں کے بجائے اسٹریٹجک ذخیرہ کاری کے ذریعے حاصل کیا جاتا ہے، جس کے اثرات مہنگائی سے بڑھ کر رسد کی مراعات، مارکیٹ کے رویے، اور بیرونی آلتشاف تک پھیلے ہوئے ہیں۔ تاہم، پالیسی کی کامیابی کا انحصار مہنگائی کے خطرات کے موثر انتظام پر ہے۔

تقلیل مدتی خطرات بنیادی طور پر کٹائی کے دورانیے میں خریداری کے نئے طریقہ کار کے نفاذ میں تاخیر سے پیدا ہوتے ہیں۔ گندم کے کیلنڈر سے ظاہر ہوتا ہے کہ اپریل-مئی میں خریداری ہوگی، اور ایگریگیٹرز کے انتخاب، مالیاتی انتظامات، یا آپریشنل تیاری کی حتمی شکل دینے میں کوئی تاخیر بروقت خریداری کو محدود کر سکتی ہے۔ 2024-25ء<sup>iii</sup> کے تجربے کی شرط نظر کے وضاحت کرتی ہے۔ عوامی خریداری کی عدم موجودگی میں، فصل کے وقت قیمتیں تقریباً 2,200 روپے فی 40 کلو تک گر گئیں، جس سے زرعی آمدنی کم ہو گئی، اور ستمبر 2025ء میں سپلائی کی کمی کے باعث یہ تقریباً 4,000 روپے فی 40 کلو تک بڑھ گئی۔ اگر مالی سال 26ء کے فریم ورک کے تحت بڑے پیمانے پر خریداری وقت پر انجام نہ دی جائے، تو کم فارم گیٹ قیمتیں دو بارہ پیداوار کی حوصلہ شکنی کریں گی اور مارکیٹ میں موجود اضافی پیداوار کو کم کریں گی، جس کے نتیجے میں مارکیٹنگ سائیکل کے اختتام پر صارفین کی قیمتوں پر اضافی دباؤ آئے گا۔ یہ تقلیل مدتی خطرات اس وقت بڑھ سکتے ہیں جب خریداری محدود تعداد میں بڑے ایگریگیٹرز پر مرکوز ہو جائے،<sup>82</sup> جس سے فارم گیٹ پر مقابلہ کمزور ہو سکتا ہے اور چھوٹے کاشت کاروں کی درمیانی منافع کے لیے کمزوری بڑھ سکتی ہے۔<sup>83</sup> لہذا، بروقت پالیسی نفاذ پر منحصر ہے تاکہ فصل اور کم قیمتوں کے درمیان قیمتوں کے تسلسل کو برقرار رکھا جاسکے۔

<sup>81</sup> 2023-24ء میں گندم کی 31.4 ملین میٹرک ٹن کی ریکارڈ فصل کے بعد، 2024-25ء فصلی پیداوار کم ہو کر 28.9 ملین میٹرک ٹن رہ گئی۔ یہ کمی حکومت کے کم از کم اعلیٰ قیمت کا اعلان نہ کرنے اور خریداری سے دور رہنے کے فیصلے کے بعد ہوئی، جس سے فارم گیٹ قیمتیں کمزور ہوئیں اور کاشت کاروں کے لیے غیر یقینی صورت حال برپا ہوئی۔ 2024-25ء میں، شہری اور دیہی بازاروں دونوں میں گندم اور گندم کے آٹے کی قیمتوں میں تقریباً 33 فیصد کمی آئی؛ گندم سے منسلک آمدنی کے نقصانات نے اس کی کاشت کے لیے مالی کشش کم کر دی اور زیر کاشت رقبے میں کمی آئی، جس سے پیداوار پر اثر پڑا۔

<sup>82</sup> فرم کی سطح کے اختتام کی حد (کم از کم) 12,500 میٹرک ٹن سے (زیادہ سے زیادہ) 500,000 میٹرک ٹن مقرر کی جاتی ہے۔ ماخذ: نجی کمپنیوں کی جانب سے گندم کی خریداری، ذخیرہ اور بیٹنگ لگ کے لیے پری کوالیفیکیشن دستاویز (2025ء)، ایم این ایف ایس آر۔

<sup>83</sup> نجی کمپنیوں کو یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ وہ سامان دار گودام یا بزرگ زمین گوداموں (ملکیت یا کرایہ پر لیے گئے) کی دستیابی کا ثبوت فراہم کریں، جن کی کم از کم ذخیرہ گنجائش 10,000 میٹرک ٹن ہو، جو بڑے پیمانے پر قابل خوردہ (فوڈ گریڈ) گندم کو ذخیرہ کرنے کے لیے موزوں ہوں۔ ماخذ: نجی کمپنیوں کی جانب سے گندم کی خریداری، ذخیرہ اور بیٹنگ لگ کی پری کوالیفیکیشن دستاویز (2025ء)، ایم این ایف ایس آر۔

وسط مدت میں، گندم کی قیمتیں در آمدی اور برآمدی قیمتوں کی بنیاد پر متعین بینڈ میں اتار چڑھاؤ کی توقع ہے، جس سے قیمت کی دریافت میں بہتری آئے گی اور پالیسی سے پیدا ہونے والے عدم تسلسل میں کمی آئے گی۔ تاہم، بین الاقوامی قیمتوں کے ساتھ قریبی ہم آہنگی زر مبادلہ کی شرح کی تبدیلیوں اور عالمی قیمتوں کے دھچکوں کے اثرات کو بڑھاتی ہے، جس سے قابل اعتبار ریزرو مینجمنٹ اور مہنگائی کی توقعات کو مضبوط کرنے کے لیے بروقت اجرا کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔

لہذا، موثر حکمرانی اور عملدرآمد کی صلاحیت نئے فریم ورک کی کامیابی کے لیے مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔ ریاست کا کردار براہ راست خریداری سے کنٹرولڈ مینجمنٹ اور مارکیٹ کی نگرانی کی طرف منتقل ہو گیا ہے، جس کے لیے آڈیٹنگ، مانیٹرنگ، اور نفاذ کی مہارتوں کی ضرورت ہے۔ خریداری، ادائیگیاں، اور اسٹاک کی ڈیجیٹل ٹریس ایبلٹی، جو آزادانہ تصدیق کے ذریعے مدد یافتہ ہو، اعتبار کو برقرار رکھنے اور ملٹی بھگت یا اختیار کی مداخلت کے دائرہ کار کو محدود کرنے کے لیے مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔

\*سید حمزہ علی کی خدمات کو اس باکس کی تحریر میں تسلیم کیا جاتا ہے۔

حوالہ جات:

- (i) انسٹیٹیوٹ آف اسٹریٹیجک اسٹڈیز اسلام آباد 2025ء
- (ii) نجی کمپنیوں کو گندم کی خریداری، ذخیرہ اور بینڈ لنگ کے لیے لائسنسنگ کے لیے پری کوالیفیکیشن دستاویز (2025ء)۔ ماخذ: ایم این ایف ایس آر
- (iii) ڈائریکٹوریٹ جنرل آف فوڈ، پنجاب